اہل سنت کا ترجمان
ماہنامہ بقیع کراچی
FEBRUARY 2024
سلسلہ اشاعت نمبر 356
Regd. # MC-1177

مولوی چمن زمان کی رسوائے زمانہ کتاب "محرف کون؟" کا دندان شکن جواب

# منافق کون؟

تصنیف
علامہ ابو حمزہ رضوی
حفظہ اللہ تعالیٰ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

مولوی چمن زمان کی رسوائے زمانہ کتاب "محرف کون؟" کا دنداں شکن جواب

# منافق کون؟

تصنیف

علّامہ ابو حمزہ رضوی حفظہ اللہ تعالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| کتاب | : | منافق کون؟ |
| تصنیف | : | علّامہ ابو حمزہ رضوی حفظہ اللہ |
| اشاعت | : | شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ / فروری 2024ء |
| ناشر | : | جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) |

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون:021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

# فہرست



| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| 6 | پیش لفظ | |
| 8 | آغاز | 1 |
| 8 | سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی غلطی | 2 |
| 9 | غلطی کے بعد کی صورت حال | 3 |
| 10 | اندازِ تحریر | 4 |
| 12 | مولوی چمن زمان کی بے لگام زبان | 5 |
| 12 | نواسہ غوثِ اعظم کی تفسیر کو تحریف کہنا | 6 |
| 12 | اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق بد کلامی | 7 |
| 14 | قابل غور پہلو | 8 |
| 18 | "مُحرِّف کون؟" کے مندرجات کا جواب | 9 |
| 18 | شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کی حقیقت | 10 |
| 22 | ڈرامہ نگاری | 11 |
| 22 | نفاقِ چمنیہ | 12 |
| 23 | پہلی منافقت | 13 |
| 24 | جواب | 14 |
| 26 | دوسری منافقت | 15 |
| 27 | جواب | 16 |

| | | |
|---|---|---|
| 17 | تیسری منافقت | 28 |
| 18 | جواب | 29 |
| 19 | مولوی چمن زمان صاحب باوجود چار آنکھوں کے نابینا | 30 |
| 20 | چوتھی منافقت | 31 |
| 21 | جواب | 32 |
| 22 | مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار | 32 |
| 23 | پانچویں منافقت | 34 |
| 24 | جواب | 35 |
| 25 | مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار | 36 |
| 26 | چھٹی منافقت | 37 |
| 27 | جواب | 38 |
| 28 | ساتویں منافقت | 39 |
| 29 | جواب | 40 |
| 30 | مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار | 42 |
| 31 | آٹھویں منافقت | 43 |
| 32 | جواب | 44 |
| 33 | نویں منافقت | 48 |
| 34 | جواب | 48 |
| 35 | دسویں منافقت | 50 |
| 36 | جواب | 50 |

| | | |
|---|---|---|
| 37 | مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار | 51 |
| 38 | گیارہویں منافقت | 52 |
| 39 | جواب | 53 |
| 40 | مولوی چمن زمان کا سوال سیّد ریاض حسین شاہ صاحب سے | 54 |
| 41 | بارہویں منافقت | 55 |
| 42 | جواب | 56 |
| 43 | تیرہویں منافقت | 57 |
| 44 | جواب | 58 |
| 45 | چودھویں منافقت | 59 |
| 46 | جواب | 61 |
| 47 | پندرھویں منافقت | 65 |
| 48 | جواب | 65 |
| 49 | سولھویں منافقت | 68 |
| 50 | جواب | 68 |
| 51 | مولوی چمن زمان کے نزدیک قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے لیے معیار | 72 |
| 52 | مولوی چمن زمان سے مطالبہ | 75 |
| 53 | آخری بات | 76 |

# پیشِ لفظ

نحمده و نصلي و نسلم علی رسوله الکریم

کچھ لوگوں نے مشہور ہونے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے، ان کی توجہ کا مرکز بننے کے لیے غلط راستے کا انتخاب کیا، وہ غلط راستہ حصول شہرت کا شارٹ کٹ راستہ ہے کہ اپنے سے کسی بڑے کی مخالفت کی جائے، اس طرح وہ لوگوں میں مشہور بھی ہوگئے، ان کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہوئے اور ان کی توجہ کا مرکز بنے مگر انہیں جو شہرت ملی وہ اچھی شہرت نہیں ہے۔ انہیں لوگوں میں سے ایک خود ساختہ محقق نام نہاد مفکر مولوی چمن زمان صاحب بھی ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے بھی بعض معاملات و مسائل میں اپنے بڑوں سے اختلاف کیا ہے جس کی مثالیں ان کی کتب میں مذکور ہیں مگر ادب کا دامن کبھی نہیں چھوڑا، ان کے احترام میں کمی نہ آنے دی، اختلافِ رائے میں اصول و ضوابط سے انحراف نہ کیا، دوسری طرف یہ مولوی موصوف ہے کہ ادب جسے چھو کر بھی نہیں گزرا، جو احترام کے نام سے بھی ناآشنا ہے، جو اختلاف رائے کے اصول وضوابط کو قابل اعتناء نہیں سمجھتا۔

پھر اختلاف رائے کے لیے ضروری ہے کہ اختلاف کرنے والا اس کا اہل بھی ہو کیونکہ نا اہل اختلافِ رائے کا حق نہیں رکھتا جیسے مولوی موصوف جیسا نااہل شخص اور موصوف کی نااہلی کے ثبوت کے لیے اس کی ایک تحریر "محرف کون؟" ہی کافی ہے۔

اختلاف رائے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس مسئلہ یا معاملہ میں اختلاف کیا جائے جہاں دلائل سے اختلاف کیا جاسکے، جہاں واضح خطاء ہو وہاں اختلاف کرنا، اختلاف

نہیں خلاف اور مخالفت کہلاتا ہے جو کہ اہل علم و دانش کے یہاں مردود ہے، پھر اگر مسئلہ کا تعلق شرع سے ہو تو عند اللہ مواخذہ بھی ہو گا مگر جسے توبہ کی توفیق مل جائے۔

مسئلہ مذکورہ میں سید ریاض حسین شاہ صاحب سے غلطی واقع ہوئی، سورۂ مریم کی آیت 57 میں تحریف معنوی سے کام لیا گیا، مولوی چمن زمان صاحب، شاہ صاحب کو غلطی پر متنبہ کرنے کے بجائے، جن علماء نے شاہ صاحب کو متنبہ کیا ان کے خلاف ہو گئے، اور پھر چند صفحات کو اپنے باطن کی سیاہی سے سیاہ کر کے بنام مُحرِّف کون؟ سوشل میڈیا پر وائرل کر دیا، جس میں شاہ صاحب کو تحریف معنوی کے الزام سے بچانے کے لیے العیاذ باللہ سیّدی اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مُحرِّف قرآن مجید قرار دیا گیا۔ شاہ صاحب کی غلطی کے دفاع میں دلائل دینے کے بجائے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن، کنز الایمان پر وہابیہ اور دیابنہ کے وہی پرانے بے سر و پا اعتراضات کو اپنے چند ورقی رسالہ میں جگہ دے دی۔

زیر نظر تحریر میں موصوف کے تمام الزامات و اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے جس میں خود اس کا نااہل، بے علم اور تحقیق کی تاء سے بھی نابلد ہونا آشکار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے نام نہاد مولویوں کی ریشہ دوانیوں سے عوام اہلسنت کو محفوظ رکھے اور اس تحریر کو خواص و عوام کے لیے منیر بنائے۔ آمین

ادارہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علی سیّد الأنبیاء

والمرسلین و علیٰ آلہ وصحبہ أجمعین. أمّا بعد

امت مسلمہ میں مختلف اوقات میں اختلافات ہوتے رہے ، بالخصوص اہلِ علم اپنے علم وفن سے تحقیق کے نئے دریچے کرتے گئے جسکے نتیجے میں بڑے خوش کن اختلافات سامنے آئے جس سے مزید تحقیق کی راہیں کھلتی رہیں اور"اختلافُ عُلماءِ أمتی رحمة"کے ثمرات ظاہر ہوتے رہے۔ مگر اختلاف رائے کے کچھ اصول وضوابط بھی ہیں جن میں سے پہلا ضابطہ " ادب واحترام" ہے یعنی اختلاف کرتے وقت بڑوں کا ادب ملحوظ رہے۔ نیز اختلاف کرنے کا حق بھی ہر ایرے غیرے کو حاصل نہیں ہے محض وہی اختلاف کر سکتا ہے جسکے اندر اختلاف کی اہلیت ہو۔

مگر افسوس کہ آج ایک طرف تو اسلام کو یہود ونصاریٰ سے خطرات لاحق ہیں وہ قرآن جلا رہے ہیں، اس کی بے حرمتی کر رہے ہیں تو دوسری جانب مسلمان کہلانے والے قرآن کی "من مانی" تشریحات کر رہے ہیں اس پر مزید مقامِ افسوس یہ ہے کہ بجائے من مانی تشریحات کرنے والوں کو روکنے کے کچھ لوگ اِن باطل تاویلات و تشریحات کا دفاع کر رہے ہیں اور محض دفاع ہی نہیں بلکہ اس دفاع کی آڑ میں بزرگانِ دین کی گُستاخیاں بھی کر رہے ہیں۔

## سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی غلطی:

گزشتہ دنوں راولپنڈی کے مشہور ومعروف مفسرِ قرآن جن کی گفتگو کچھ سالوں

سے رافضیوں اور تفضیلیوں کی معاونت کر رہی ہے یعنی " سیّد ریاض حسین شاہ صاحب "
نے سورۃ مریم کی آیت نمبر 57 ﴿ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کا ترجمہ اس طرح کیا:

" ہم نے اسکو (ادریس علیہ السلام) وہ جگہ دی جو جگہ علی کو دی "

ہم نے مختلف تفاسیر دیکھیں جیسے تفسرِ بغوی، تفسیر ابنِ کثیر، تفسیرِ قرطبی، تفسیرِ طبری، التفسیر المیسر، تفسیر الجلالین، تفسیر السعدی، التفسیر الوسیط وغیرہ مگر کسی بھی تفسیر میں موصوف کے ترجمے کی تائید میں ایک سطر بھی نہیں مل سکی اور ملتی بھی کیسے جبکہ یہ ترجمہ انکی اپنی ذہنی اختراع ہے۔ مذکورہ آیت کا صحیح ترجمہ اس طرح ہے:

"اور ہم نے اسے (ادریس علیہ السلام) کو ایک بلند مقام پر اُٹھالیا"

## غلطی کے بعد کی صورتحال:

سیّد ریاض حسین شاہ صاحب سے ترجمہ میں جب اس طرح کی غلطی سرزد ہوئی تو اصولی طور پر ہونا یہ چاہیے تھا کہ "شاہ صاحب" وضاحتی بیان دیتے کہ مجھ سے غلطی سرزد ہوئی جسکے لیے بارگاہِ خداوندی میں معافی کا طلبگار ہوں مگر ایسا کچھ نہ ہوا۔۔۔

لہذا علماء کرام نے سمجھانے کی کوششیں کیں، ایسے میں وہ لوگ جو سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے قریب ہیں اور بغیر کسی افتاء کی تعلیم حاصل کئے اپنے نام کے آگے بڑی شدومد کے ساتھ "مفتی" کا اضافہ کرتے ہیں بلکہ اپنی نفسانی تسکین کی خاطر اپنے آپ کو تفضیلی ٹولے کا "مفتیٔ اعظم" تک کہلواتے ہیں وہ انہیں سمجھاتے کہ قبلہ شاہ صاحب آپ سے جوشِ خطابت میں غلطی ہوگئی ہے، آپ اپنے اگلے بیان میں اس غلطی سے رجوع کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کریں مگر بجائے سمجھانے کے مفتیٔ موصوف یعنی "مولوی چمن زمان"

نے سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی حمایت اور اہلسنت و جماعت اور بزرگانِ دین کی توہین میں 77 صفحات کالے کر ڈالے۔

**اندازِ تحریر:**

مولوی چمن زمان نے سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی حمایت میں ''مُحرِّف کون؟'' کے نام سے کتابچہ لکھا جس میں ایسا انداز اپنایا کہ الامان والحفیظ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تحریر لکھنے والا سر تاپا غرور و تکبر میں ڈوبا ہوا ہے چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

- مسلکِ حق اہلسنت و جماعت کو جگہ جگہ ناصبی لکھا ہے۔
- وہ علماء کرام جو سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کو سمجھانے کیلئے تحریر و تقریر کر رہے تھے ان کے متعلق لکھا "سارا شور کنویں کے مینڈکوں کا تھا۔"[1]
- واعظین، علماء دین کے متعلق لکھا: ''بونوں نے ساری زندگی ''بارہ تقریریں'' اور ''اٹھارہ تقریریں'' کے علاوہ نہ کسی کتاب کا نام سنا اور نہ کوئی کتاب دیکھی۔''[2]
- اصلاح کرنے والوں اور سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کو تنبیہ کرنے والوں کے بارے میں لکھا: ''بعض ''چوہڑوں'' نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کی جانب کفر تک کی نسبت کر دی۔''[3]
- ''کنویں کے مینڈکوں کو کیا خبر کہ کنویں سے باہر کیا چل رہا ہے۔''[4]
- اکابرین علماء کرام کے متعلق لکھا: ''جس دن تمہارے بڑے بل سے باہر نکلے اس دن

1۔ محرِّف کون؟ ص:7
2۔ محرِّف کون؟ ص:7
3۔ محرِّف کون؟ ص:8
4۔ محرِّف کون؟ ص:16

حوالہ ضرور دکھاؤں گا۔"[1]

- مولوی چمن زمان ، تمام علماء اہلسنت کو کمتر سمجھتے ہوئے انتہائی متکبرانہ لہجے میں لکھتے ہیں : " بریلویوں میں کوئی ماں کا ایسا بیٹا ہوتا جس کے ساتھ بیٹھ کر اُصولی طور پر دو دو باتیں ہو سکتیں۔"[2]
- امیر دعوتِ اسلامی حضرت مولانا الیاس عطار قادری صاحب کے متعلق لکھا:" ان بے چاروں نے جس شو پیس کو امیر اہلسنت بنا رکھا ہے وہ بیچارہ تو غریبِ اہلسنت کہلانے کا بھی حقدار نہیں۔"[3]
- ایک مقام پر مولوی چمن زمان نے وہابیوں سے اپنی دلی محبت اور اہلسنت وجماعت سے بغض کا اظہار اس طرح کیا ہے:"بلکہ اگر کہا جائے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہابیت کی شدت میں قدرے کمی آئی ہے تو شاید بے جانہ ہو۔ لیکن بریلوی اس راستے کے نئے راہی ہیں اور وہابیوں کی نسبت تازہ دم۔"[4]
- بزرگوں کی کتابوں کو حقیر جانتے ہوئے لکھا ہے کہ:"راقم الحروف نے دین بہارِ شریعت یا تفسیرِ نعیمی سے نہیں لیا۔"[5]

یوں تو پوری کتاب سے ہی غرور و تکبر، بغض وعناد کی بو آتی ہے مگر ہم نے یہ چند مثالیں اس لئے پیش کیں کہ لوگوں کو اس شخص کے خبثِ باطن کے متعلق معلوم ہو سکے

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:16

2 ۔ محرِّف کون؟ص:51

3 ۔ محرِّف کون؟ص:51

4 ۔ محرِّف کون؟ص:28

5 ۔ محرِّف کون؟ص:23

اور کوئی اس کی کتاب پڑھ کر دل میلا نہ کر بیٹھے کیوں کہ جس طرح 77 صفحات پر تحریر شدہ اس کتاب کے مصنف کا دل میلا ہے اسی طرح ممکن ہے کہ یہ کتاب اپنے قاری کے دل کا نور بھی چھین لے۔۔۔

کیوں کہ اس کتاب میں نہ صرف حضور غوث الثقلین، کریم الطرفین سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے نواسے حضور سیّدنا الشیخ عبد الکریم جیلی علیہ الرحمۃ کے متعلق غیر مناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں بلکہ دیگر بزرگان دین کی بھی جلالتِ شان کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا ہے بالخصوص اعلی حضرت امامِ اہلسنّت، مجدِّد دین و ملّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کُفر تک کی نسبت کی گئی ہے۔

چند مثالیں ملاحظہ کریں:

# مولوی چمن زمان کی بے لگام زبان

## نواسہ غوثِ اعظم کی تفسیر کو تحریف کہنا:

مولوی چمن زمان نے اپنے "مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب" کے عیوب اور انکی عجیب و غریب تاویل پر پردہ ڈالنے کیلیئے نواسہ غوثِ اعظم حضرت سیّدنا عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ کو ذات بابرکات کو ڈھال بنایا اور انکی کی گئی تفسیر کو تحریف کا نام دے دیا۔ مولوی چمن زمان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

"جس قسم کی گفتگو شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کی راقم الحروف کی نظر میں اس جیسی "تحریفات" کی ایک طویل فہرست ہے۔"[1]

## اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق بدکلامی:

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:23

اب ذرا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدّد دین وملّت امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ہرزہ سرائیاں ملاحظہ ہوں:

- "مولانا احمد رضا خان صاحب بھی کافر و مرتد قرار پاتے ہیں۔"[1]
- "ان کی پیروی کرنے والے سارے بریلوی بھی کافر و مرتد۔"[2]
- "ان کے کنزالایمان کے گن گانے والے بھی گمراہ و بددین۔"[3]
- "مولانا احمد رضا خان نہ صرف بارہا تحریفِ معنوی کے مرتکب ہوئے بلکہ آپ نے کئی بار قرآن عظیم میں تحریفِ لفظی کا ارتکاب بھی کیا۔"[4]
- "مولانا احمد رضا خان صاحب نے صدہا بار قرآنِ عظیم کے ترجمے میں بدترین تحریفِ معنوی سے کام لیا ہے۔"[5]
- "لہٰذا فاضلِ بریلی مُحرِّف قرآن، ان کی تمام تر تعلیمات نالائقِ اعتماد۔"[6]

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدّد دین وملّت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک اور مقام پر لکھا:

- "شانِ خداوندی کیلئے توسین لگانے کی توفیق نہ مل سکی۔"[7]
- "بریلویت گُستاخی اور سادات دشمنی کا عنوان قرار پاچکی ہے۔"[8]

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:29
2 ۔ محرِّف کون؟ص:30
3 ۔ محرِّف کون؟ص:30
4 ۔ محرِّف کون؟ص:30
5 ۔ محرِّف کون؟ص:31
6 ۔ محرِّف کون؟ص:38
7 ۔ محرِّف کون؟ص:39
8 ۔ محرِّف کون؟ص:40

- ”فاضلِ بریلوی تو ”شاہِ مُحرّفاں“ کہلانے کے مستحق قرار پائیں گے۔“ [1]
- ”سو مولانا احمد رضا خان صاحب قرآن پاک کی تحریفِ لفظی کے سبب کافر و مرتد ہو گئے۔“ [2]

ان تمام ہرزہ سرائیوں اور نواسہ غوثِ اعظم و سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہما کی بار بار اہانت کرنے کے بعد مولوی چمن زمان انتہائی متکبرانہ انداز میں لکھتے ہیں:

ے ”ہم سے الجھو گے تو انجام قیامت ہو گا“

ذرا کوئی مولوی چمن زمان سے کہے کہ آپ کو تو چاہیے تھا کہ آپ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے ترجمے اور ان کی من گھڑت تفسیر کے حق میں دلائل دیتے مگر چونکہ صدہا کُتُب کھنگالنے کے باوجود سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی بیان کردہ تفسیر کے حق میں دلائل نہیں مل سکتے لہذا آپ نے اپنی غلیظ افکار اوراپنے مکروہ قلم کا رخ کبھی نواسہ غوثِ اعظم اور کبھی امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہما کی طرف موڑ دیا۔

## قابلِ غور پہلو

یہاں ایک بات نہایت قابلِ غور ہے کہ مولوی چمن زمان کی کتاب ”مُحرّف کون؟“ کیوں کے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف جھوٹ کا پلندہ ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہے لہذا اس جھوٹ کے پلندے کو تیار کرتے وقت مولوی چمن زمان کو کتاب کے آغاز میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام لکھنے کی بھی توفیق نہ مل سکی۔

---

1۔ محرّف کون؟ص:47

2۔ محرِّف کون؟ص:29

اللہ اللہ محبوب کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک عاشقِ صادق کے خلاف جب قلم اٹھا تو اس قلم سے کتاب کے آغاز میں ہی درود پاک لکھنے کی توفیق چھین لی گئی۔﴿فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ﴾[1]

عجیب بات یہ ہے کہ 77 صفحات کالے کرنے کے باوجود کسی ایک صفحے پر بھی سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے ترجمے کے حق میں ایک بھی دلیل نہیں دی گئی بلکہ حد تو یہ ہے کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کا ترجمہ اس قدر تفاسیر کے خلاف ہے کہ مُصنّفِ ''مُحرِّف کون؟'' نے پوری کتاب میں کہیں بھی اس ترجمے کے الفاظ مِن و عَن نقل نہیں کیئے۔۔۔

؎ خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مولوی چمن زمان صاحب آپ کا جو بیک گراؤنڈ ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے! آپ کے نِفاق سے کون واقف نہیں ہے؟ آپ نے جگہ جگہ علماءِ اہلسنت کو ''بونا'' لکھا ہے جبکہ حقیقت میں آپ سے زیادہ کوئی بونا نہیں ہے نہ علمی اعتبار سے آپکا کوئی قد ہے اور ظاہری قد و قامت کے اعتبار سے بھی آپ بونوں کی صف سے کچھ باہر نہیں ہیں۔

تو اب ذرا ہمیں بھی کہنے دیجئے:

اوروں کے خیالات کی لیتے ہیں تلاشی

اور اپنے گریبان میں جھانکا نہیں جاتا

مولوی چمن زمان صاحب آپکے بونے ہونے کا عالم تو یہ ہے کہ جہاں کہیں آپ گئے آپ کو آپکی تخریب کاریوں کے سبب وہاں سے دھتکارا گیا ہم اب جو باتیں لکھنے جارہے ہیں وہ صرف اس لئے ہیں کہ آپ نے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، حکیم

1۔ سورۃ الحشر، پارہ:28، آیت:2

الامت مولانا احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ہی نہیں بلکہ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور نواسہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف خوب زہر اگلا ہے لہذا ان بزرگوں کے خلاف ہرزہ سرائی کے جرم میں آپکو آئینہ دکھانا ضروری ہے۔

## اب ذرا پڑھتے جائیں۔۔۔شرماتے جائیں۔۔۔

- پنجاب کے مدارس میں آپ نے جب تدریس شروع کی تو وہاں سے آپکو آپکی چیرہ دستیوں کے باعث فارغ کر دیا گیا۔
- جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر سے آپکو آپکے شیطانی وسازشی ذہن کے باعث نکالا گیا۔
- جامعہ انیس المدارس پرانہ سکھر میں آپ نے لاکھوں روپوں کا غبن کیا جس پر انتظامیہ نے آپکو فوراوہاں سے نکال باہر کیا۔
- جب آپ نے جامعۃ العین کی بنیاد رکھی تو وہاں کے طلباء کو آپ نے سکھر کے مقامی علماء کے خلاف اپنے مذموم مقاصد کیلئے استعمال کیا جس کے سبب " مکرانی مسجد کی انتظامیہ نے آپکو مسجد کی خطابت ودیگر معاملات سے فارغ کر دیا۔
- آپ ابتداء سے لیکر آج تک غازئ ملّت عاشقِ رسول ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ کو قاتل کہتے آئے ہیں۔(شاید اسی لئے ذِلّت آپکا مقدر رہے)
- طاہر القادری کا قرب پانے کیلئے آپ کافی عرصہ تک طاہر القادری کے عقائد و نظریات پر مُطلع ہونے کے باوجود بھی اس کی حمایت کرتے رہے اور ضمیر فروشی کی مثال قائم کردی۔
- عہدے اور شہرت کی لالچ میں آپ نے مخلصی کا لبادہ اوڑھ کر تحریک لبیک پاکستان میں

شمولیت اختیار کرنے کی کوشش کی مگر آپنے عقائدِ باطلہ اور خبثِ باطن کے سبب آپکو بدترین طریقے سے وہاں سے بھی دھتکار دیا گیا۔ جسکے بعد سے لیکر آج تک آپ امیر المجاہدین حضرت علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دیتے ہیں۔

؎ نہ راز کھلتے سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

پھر آپ نے بامرِ مجبوری سر ڈھانپنے کیلئے تفضیلی ٹولے میں شمولیت اختیار کرلی جو پہلے ہی جمہور اہلسنت کی جانب سے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کا گروہ ہے اور پھر ان یتیم لوگوں نے آپکو اپنا مفتیٔ اعظم تسلیم کرلیا یوں جذبہ حصولِ عہدہ کی تسکین بھی ہوئی اور کچھ نہ کچھ بدنام شہرت بھی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس گروہ کے "سرغنہ" دانہ پانی کا بندوبست بھی کردیتے ہیں اور ہر ماہ ایک معقول رقم آپکو تفضیلی ٹولے کی جانب سے ملتی رہتی ہے اسی لئے آپ ہمیشہ اپنے تفضیلی آقاؤں کی نمک حلالی کرتے ہوئے اہلسنت و جماعت کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔

تعجب کی بات ہے کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تقریر کی تائید میں سیّد عرفان شاہ مشہدی، حنیف قریشی جیسے لوگ خاموش رہے کیوں کہ انہیں خود بھی معلوم تھا کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب سے غلطی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے مدرسے کے مدرّسین، انکے مریدین و متعلّقین وغیرہ بھی غلطی جاننے کی وجہ سے خاموش رہے بلکہ خود سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اقرار کیا کہ ترجمہ وہی ٹھیک ہے جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔

مگر افسوس ہے مولوی چمن زمان صاحب آپ پر کہ سیّد ریاض حسین شاہ

صاحب کی تائید میں جب آپ سے کچھ بن نہ پڑا تو آپ نے دل کا سارا بُغض امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف ظاہر کر دیا۔ دراصل آپ نے سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے ٹکڑوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے جو وہ ہر ماہ آپکو ڈال دیتے ہیں اور فی الوقت آپکا گزر اوقات ان ہی ٹکڑوں پر ہو رہا ہے۔

## "مُحرِّف کون؟" کے مندرجات کا جواب

اب ہم کتاب "مُحرِّف کون؟" کے مندرجات کا جواب دیتے ہیں تاکہ "بونے چمن تفضیلی" جو ہر بات میں اپنے پیشوا "انجینئر محمد علی مرزا" کی طرح کہتا ہے "بریلویوں کو جواب دینے کیلئے قیامت تک کا وقت ہے" کو معلوم ہو سکے کہ دیکھئے آپ پر قیامت آچکی ہے، آپ کو شہر سکھر کی عوام نے ٹھکرا دیا ہے، آپکو آپکے تمام چیلوں سمیت شہر سے باہر ویرانے میں منتقل کر دیا گیا ہے، آپکے دیرینہ ساتھی اور شاگرد آپ کو چھوڑ چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اپنی جس علمی قابلیت کا آپ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ اسکی حقیقت کیا ہے، وہ سب کا سب "مکتبہ شاملہ" کا کمال ہے، جسکی سرچ بار کا سہارا لیکر آپ اپنے آپ کو وقت کا مفتیٔ اعظم اور معلوم نہیں کیا کیا سمجھ بیٹھے ہیں، ذرا دو (2) دن کیلئے آپکے موبائل اور لیپ ٹاپ سے مکتبہ شاملہ کا سافٹ ویئر ڈیلیٹ کر دیا جائے تو آپ صرفِ صغیر بھی سنانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ یہ ہے آپکی حیثیت اور اپنے زعم میں آپ مجدّدِ دین وملّت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے چلے ہیں۔۔۔

### شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کی حقیقت

مولوی چمن زمان صاحب آپ نے حضرت سیّدنا عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ کی جو

تفسیر ذکر کی ہے ذرا یہ بھی بتادیں کہ حضرت عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے جس کتاب میں یہ قول ذِکر فرمایا ہے وہ آپکی تفسیر ہے یا صفاتِ محمدیہ پر لکھی گئی تصنیف ہے؟

آپ در حقیقت عقل کے اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ بات چل رہی تھی سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تحریف کی تو حوالہ دیتے وقت کسی تفسیری کتاب کا حوالہ دیتے نہ کہ صفات و کشف کی کتابوں کا۔

چلئے اگر آپ نے اپنی جہالت کی بنیاد پر اس کتاب کا حوالہ دے ہی دیا ہے تو اب یہ بتادیں کہ شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا یہ عنوان باندھا ہے کہ میں یہاں سورۃ اخلاص کی تفسیر ذکر کر رہا ہوں؟؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محض اپنا کشف بیان فرمایا ہے اور صوفیاء کرام سے اس طرح کے مکاشفات صادر ہوتے رہے ہیں۔ تو کیا ان مکاشفات کو بنیاد بنا کر جو جیسی چاہے قرآن کی تفسیر کر دے گا؟ جو جب کوئی اسے سمجھائے تو وہ بزرگوں کے مکاشفات کو ڈھال بنا لے گا؟

مولوی چمن زمان صاحب آپ نے لکھا کہ "راقم الحروف نے دین بہار شریعت یا تفسیر نعیمی سے نہیں لیا" کاش آپ تفسیر نعیمی کا مقدمہ پڑھ ہی لیتے تو نواسئہ رسول شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا حوالہ پیش نہ کرتے۔ لیکن آپ نے دین اکابرین امت سے تو پڑھنا نہیں ہے،،،،،

چلیں آپ کے لیے آپ کو عربی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں جنہوں نے صوفیاء کے کلام کے بارے میں کیا کہا، "تفسیر روح المعانی" کے مقدمہ میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وأما كلام السادة الصوفية في القرآن فهو من باب الإشارات إلى دقائق تنكشف على أرباب السلوك ويمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة وذلك من كمال الإيمان ومحض العرفان لا أنهم اعتقدوا أن الظاهر غير مراد أصلا وإنما المراد الباطن فقط إذ ذاك اعتقاد الباطنية الملاحدة توصلوا به إلى نفي الشريعة بالكلية وحاشى سادتنا من ذلك كيف وقد حضوا على حفظ التفسير الظاهر وقالوا لا بد منه أولا إذ لا يطمع في الوصول إلى الباطن قبل إحكام الظاهر.[1]

یعنی، قرآن کریم میں سادات صوفیاء سے جو کلام منقول ہے، وہ در حقیقت ان دقیق امور کی طرف اشارے ہوتے ہیں جو ارباب سلوک پر منکشف ہوتے ہیں، اور ان اشارات میں اور قرآن کریم کے ظاہری مفہوم میں جو حقیقتاً مراد ہوتا ہے تطبیق ممکن ہے، صوفیاء کا یہ اعتقاد نہیں ہوتا کہ ظاہری مفہوم مراد نہیں، اور باطنی مفہوم مراد ہے، اس لئے کہ یہ تو باطنی ملحدوں کا اعتقاد ہے جسے انہوں نے شریعت کی بالکلیہ نفی کا زینہ بنایا ہے، ہمارے صوفیاء کرام کا اس اعتقاد سے کوئی واسطہ نہیں، اور ہو بھی کیسے سکتا ہے؟ جبکہ صوفیاء نے یہ تاکید کی ہے کہ قرآن کریم کی ظاہری تفسیر کو سب سے پہلے حاصل کیا جائے۔

---

1 ۔تفسیر روح المعاني ،خطبة التفسير،1/ 8

مولوی چمن زمان صاحب صوفیاء کہاں کلام الٰہی کی تفسیر کر رہے ہیں ؟؟؟ بلکہ وہ اپنے وجدانی استنباطات اور واردات قلبی کا اظہار کر رہے ہیں جو قرآنی آیات کی تلاوت کے وقت ان کے قلب پر وارد ہوتے ہیں۔

اگر آپ نے دین عربی کُتُب سے پڑھا ہوتا تو آپ اس قسم کی بونگیاں نہ مارتے،،،، دیکھیں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمارہے ہیں:

وأما كلام الصوفية في القرآن فليس بتفسير.[1]

یعنی، کلام صوفیہ آیات قرآنی کے بیان میں تفسیر نہیں ہے۔

یعنی کلام صوفیہ کو تفسیر قرآن نہیں کہا جائے گا۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ علامہ عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حقائق التفسیر سے متعلق امام ابو الحسن واحدی کا قول نقل کرتے ہیں:

فإن كان قد اعتقد أن ذلك تفسيرا فقد كفر.[2]

یعنی، اگر کسی نے یہ اعتقاد رکھا کہ یہ تفسیر ہے تو اس نے کفر کیا۔

مولوی چمن زمان کاش یہ عبارات بھی آپ نے پڑھ لی ہوتیں تو سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تفسیر بالرائے کے مقابلہ میں کلام صوفیہ پیش نہیں کرتے جو کہ تفسیر کا درجہ نہیں رکھتے۔

ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے پاس ہماری باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے،،،، چلئے یہی

1۔ الإتقان في علوم القرآن، النوع الثامن والسبعون، ص 777

2۔ایضاً

بتادیں کہ حضرت عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ معانی حالتِ کشف میں معلوم ہوئے تھے سیّد ریاض شاہ صاحب کو﴿ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کا ترجمہ و تفسیر کرتے وقت کونسا کشف ہوا تھا؟

## ڈرامہ نگاری

کتاب کی ضخامت میں اضافہ کرنے کیلئے موصوف نے ڈرامہ نگاری کے مکالمہ کی طرز پر بڑا اچھا مکالمہ تیار کیا ہے جو کتاب کے تقریباً آٹھ صفحات پر مشتمل ہے جسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف عالم کم اور ڈرامہ باز زیادہ ہیں۔

## نفاقِ چمنیہ

موصوف نے صفحہ نمبر 28 پر تحریفاتِ رضویہ کا باب باندھا اور امام اہلسنت مجدّد دین وملّت رحمۃ اللہ علیہ پر بے جا الزامات کی بوچھاڑ کردی۔ وہ تمام الزامات جو گزشتہ ایک صدی سے دیوبندی ووہابی "کنز الایمان شریف" پر کرتے آرہے تھے اور جنکے بارہا جوابات ہمارے علماء کرام دے چکے ہیں وہی تمام اٹھا کر موصوف نے کاپی پیسٹ کردیئے، اس طرح صفحات کالے کرنے کے ساتھ ساتھ موصوف نے اپنی پیشانی بھی سیاہ کرلی۔

## اب ذرا کوئی مولوی چمن زمان سے یہ پوچھے کیا آپکو لفظی ترجمہ اور تفسیری ترجمہ کے درمیان فرق معلوم نہیں ہے؟

"کنز الایمان" دراصل تفسیری ترجمہ ہے تاکہ ہر خاص وعام اس سے استفادہ کر سکے اور ہر وہ جگہ جہاں امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیری الفاظ شامل فرمائے ہیں، انہیں مولوی چمن زمان نے اپنے بغضِ باطن اور جہالت کی وجہ سے تحریفات کا نام دیدیا۔۔

کیا تحریف اور تفسیری ترجمہ میں کوئی فرق بھی ہے یا نہیں؟ان دونوں میں فرق تو کوئی مبتدی بھی بتا سکتا ہے مگر جنکے دلوں پر نفاق کا پردہ ہو اور جن کے ذہنوں میں محض حصولِ زر کے طریقے سوجھتے ہوں انہیں کیا معلوم تفسیری ترجمہ کیا ہوتا ہے؟

"اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز ترجمہ کنز الایمان" کے متعلق جو منافقانہ رویہ مولوی چمن زمان نے اپنایا ہے اب ذرا اسکی حقیقت بھی جان لیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ کنز الایمان وہ خزانہ ہے جس تک رسائی تفضیلی ٹولے کے بس کی بات نہیں ہے۔

## پہلی منافقت

مولوی چمن زمان نے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ پر سب سے پہلا اعتراض یہ کیا کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے "نبی "کا معنی غیب بتانے والے کیا ہے جو کہ تحریف ہے۔

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"نبی " کے مادہ اشتقاق کے معنی " غیب بتانا" نہیں تو "نبی" کے معنی غیب بتانے والا " کرنا "نبی" کے معنی میں تحریف ہے۔ اور مولانا احمد رضا خان صاحب اس تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ سو ان پر وہ سارے فتوے چسپاں ہوتے ہیں جو کسی بھی مُحرِّف قرآن پہ بنتے ہیں۔۔۔!!!

میں جانتا ہوں کہ یہ حضرات اعلیحضرت کے ترجمہ کی یوں توجیہات کریں گے جیسے دین اسلام پر ان کے باپ کا ٹھیکہ ہے۔ لیکن اربّابِ انصاف ایسے نوسر بازوں کے چنگل میں آنے والے نہیں۔

"نبی" کے اشتقاق میں اختلاف کے باوجود اس کا ترجمہ "غیب بتانے والا نہیں ہوا۔ کیونکہ اس معنی کے لیے ضروری ہے کہ اس کے مادہ اشتقاق کے

معنی "غیب بتانا" ہوں۔ تو کیا بریلوی حضرات اپنے گھٹیا اجتہاد کے بغیر بتا سکتے ہیں کہ کس معتبر لغوی نے "نبی" کے مادہ اشتقاق کے معنی "غیب بتانا" کیے ہیں؟ [1]

## جواب

دراصل یہ وہ لایعنی سا اعتراض ہے جو گزشتہ سو 100 سالوں سے دیوبندی اور وہابی کرتے آئے ہیں اور اس کے بارہا جوابات علماء اہلسنت دے چکے ہیں۔ اگر مولوی چمن زمان حضور غزالی زماں رازی دوراں کا مقالہ "النبی کا صحیح معنی و مفہوم" کا مطالعہ ہی کر لیتے تو انہیں اسے تحریف کہنے کی نوبت نہ آتی، لیکن مولوی چمن زمان نے دین اکابرِ اُمت اور اکابرِ اہلسنّت سے تو سیکھنا نہیں ہے بلکہ یہ ان کے نزدیک گھٹیا اجتہاد ہے،،، الامان والحفیظ

نام نہاد مفتی اعظم جعلی مُحقّق دوراں صاحب اتنے جاہل و غافل یا ہٹ دھرم و بغض والے ہو کہ لغت کی عام دستیاب کتاب "المنجد" بھی تمہارے مطالعے میں نہیں یا پھر جان بوجھ کر دھوکہ دے رہو ہے،،،،

المنجد میں ہے:

النبي: المخبر عن الغيب او المستقبل بإلهام من الله [2]

یعنی، نبی اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا۔ آئندہ کی پیشین گوئی کرنے والا۔

تاج العروس میں ہے:

---

1۔ محرّف کون؟ص:31تا33

2۔المنجد فی اللغة، ص784

(والنَّبِيءُ) هُوَ (الْمُخْبِرُ عَنِ اللّٰہ تَعَالَى) فإِن الله تَعَالَى أَخبره بتوحيده، وأَطْلَعَه على غَيْبه.[1]

یعنی، نبی اللہ تعالی کے بارے میں خبر دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالی اسے اپنی توحید کے بارے میں خبر دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے۔

معجم اشتقاقی میں ہے:

أرجح أن كلمة نَبِيّ بمعنى أحد أنبياء الله تعالى أصلها نَبِيء باهمز بمعنى مُنْبَأ من الله أو مُنْبِئ عن الله[2]

یعنی، مصنف کتاب کہتے ہیں کہ میرے مطابق راجح ترین یہ ہے کہ نبی کلمہ کا معنی یہ ہے کہ جو اللہ سے خبر لے کر خبر بتائے یا اللہ کے متعلق کچھ خبر بتائے۔

لسان العرب میں ہے:

النبيُّ: هُوَ مَنْ أَنْبَأَ عَنِ اللّٰہ[3]

یعنی، نبی وہ ہوتا ہے کہ جو اللہ عزّوجلّ کی طرف سے خبریں بتائے۔

تفسیر نسفی میں ہے:

(يا أيّها النّبيّ) وباهمز نافع أي يا أيها المخبر عنا[4]

---

1 ۔ تاج العروس من جواهر القاموس ،باب الهمزة،1/ 444

2 ۔ المعجم الاشتقاقي،باب النون، النون و الباء ومايثلثهما، ص2145

3 ۔لسان العربّ،حرف الهمزة، فصل النون،1/ 163

4 ۔تفسير النسفي،سورة الأحزاب، الآية:1، 3/ 14

یعنی، اے نبی جو اللہ تعالی کی طرف سے خبریں دیتے ہو۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبول بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کتاب ”شفاء شریف“ میں فرماتے ہیں:

”فالنبوة فی لغة من همز ماخوذة من النبأ ۔۔۔والمعنی ان الله تعالی اطلعه علی غیبه“[1]

یعنی، لفظ نبوت لغت میں ہمزہ سے ہے النبأ سے ماخوذ ہے اور معنی یہ ہے کہ اللہ نے نبی کو اپنے غیب پر مطلع فرمایا۔

اب ذرا مولوی چمن زمان بتائیں کہ جو چیز اللہ کو معلوم ہو اور ہمیں معلوم نہ ہو اور وہ نبی پاک ہمیں اللہ سے لے کر بتادیں تو یہ علم غیب بتانا ہی ہے نا؟؟؟ تو نبی کا معنی ہوا غیب بتانے والا۔۔۔ مولوی چمن زمان ہوش کے ناخن لیں گستاخوں اور مکاروں کے طریقے سے ہٹیں، بغض وحسد سے باز آجائیں!

بات بس یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے کا ایک ایک لفظ میزانِ شریعت پر پورا اترتا ہے۔ اور ہم حوالہ بھی دے چکے ہیں مگر ﴿ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴾ کا جو ترجمہ آپکے مفکّر اسلام نے کیا ہے اسکا حوالہ دینا آپ پر قرض ہے۔

## ﴿دوسری منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

”اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

---

1 ۔الشفا بتعریف حقوق المصطفی،القسم الأول ، الباب الرابع، ص 162

﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (سورہ بقرہ آیت ۲/ ۸۹)

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں: اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ (کنز الایمان)

ناصبی بریلوی بتائیں کہ: " اسی نبی کے وسیلہ سے " کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ فاضل بریلی نے اپنی جیب سے پانچ الفاظ بڑھا کر تحریف کی، یہ کوئی ترجمہ نہیں کنز الایمان کا "ترجمہ القرآن" نام فاضل بریلوی نہ رکھتے اگر رکھا تو ترجمہ کرتے اپنی جیب سے الفاظ نہ بڑھاتے۔ "[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان آپ کے مفکّر اسلام آپ کے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اسی ایت کے اگلے حصے میں ترجمہ کیا "جس وسیلہ فتح کو"

بتائیے وسیلہ کس لفظ کا ترجمہ ہے...؟؟ آپ کے فتوے مطابق آپ کے مفکّر اسلام بھی مُحرِّف قرآن.....؟؟ یا یہ بغض فقط اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہے.....؟؟

### دوسری بات.....!!

جسے تھوڑا سا بھی علم ہے وہ جانتا ہے کہ ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے "لفظی ترجمہ" اور "تفسیری ترجمہ" سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیری ترجمہ کیا ہے، تفسیر میں وسیلہ کا ثبوت ہے لہذا یہ تحریف نہیں بلکہ عظیم ترجمہ ہے۔

---

1۔ محرِّف کون؟ ص:33،34

آیئے تفاسیر میں اسکی تفسیر دیکھتے ہیں تاکہ پتہ چلے تفسیری ترجمہ ہے یا من گھڑت....؟؟

- يَسْتَفْتِحُونَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1]
- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ يَهود كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [2]
- إذا قاتلوهم قالوا اللهم انصرنا بالنبى المبعوث في آخر الزمان [3]

## تیسری منافقت

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ﴾ (سورہ بقرہ:۲/۲۵۹)

فاضل بریلی اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: "اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں۔"

گزشتہ آیہ مبارکہ کا ترجمہ کرتے ہوئے فاضل بریلی نے پانچ کلمات کا اضافہ اپنے پاس سے کیا تھا۔ لیکن اس آیہ مقدسہ کے ترجمہ میں تو کمال کر کے رکھ دیا۔ آٹھ کلمات اپنے پاس سے قرآنِ عظیم کے ترجمہ میں ڈال دیئے۔ جی ہاں!

1۔تفسير الطبري، سورة البقرة، الآية: 89، 2/ 332

2۔تفسير ابن كثير، سورة البقرة، الآية: 89، 1/ 326

3۔تفسير النسفي، سورة البقرة، الآية: 89، 1/ 109

بریلوی حضرات بغور ملاحظہ فرمائیں اور بتائیں کہ: "کہ جس کی ہڈیاں متک سلامت نہ رہیں۔" آیت مقدسہ کے کس کلمہ یا جملہ کا ترجمہ ہے؟ "[1]

# جواب

اگر ذرا بھی شرم و حیاء ہوتی اور تھوڑا بھی ضمیر زندہ ہوتا تو مولوی چمن زمان صاحب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام نہ لگاتے مگر کیا کریں تفضیلیوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے مولوی چمن زمان صاحب کا ضمیر بالکل مردہ ہو چکا ہے۔

ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ کنز الایمان تفسیری ترجمہ ہے جو انتہائی مہارت سے جمیع علوم کو سامنے رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس آیت مبارکہ کے ترجمے میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کلمہ تو دور کی بات ایک حرف کا بھی اضافہ اپنے پاس سے نہیں کیا ہے مگر آپکے پاس عقل ہوتی تو آپکو کچھ سمجھ آتا، آپکی عقل تو رافضیوں اور تفضیلیوں کو خوش کرنے اور ان سے مزید امداد کے حصول کیلئے مصروف ہے تو اسے ترجمہ قرآن اور تفسیرِ قرآن کی کیا سمجھ آئے۔۔۔

آیئے تفاسیر میں اسکی تفسیر دیکھتے ہیں تاکہ پتہ چلے تفسیری ترجمہ ہے یا من گھڑت....؟؟

- وانظر إلى حمارك وقد هلكت وبليت عظامه. [2]
- وانظر إلى حمارك قد هلك وبليت عظامه. [3]

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:35،36
2 ۔ تفسير ابن أبي حاتم، سورة البقرة، الآية: 259، 2/ 504
3 ۔تفسير الطبري، سورة البقرة، الآية: 259، 5/ 468

- انظر إلى حمارك قد هلك، وبليت عظامه.[1]

## مولوی چمن زمان صاحب باوجود چار آنکھوں کے نابینا

مولوی چمن زمان صاحب آپ نے ﴿وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کے ترجمۂ کنز الایمان میں آپ کے مطابق پانچ لفظ کے اضافہ پر امام اہل سنت کو الزام دیتے ہوئے کہا کہ

"اگر مراد واضح کرنا مقصود تھا تو کوئی بریکٹ وریکٹ کا اضافہ کر دیتے تاکہ سادہ لوح اردو خوان ترجمہ پڑھ کر دھوکے میں مبتلا نہ ہوتے یا کم از کم اپنی اس تصنیف کا نام ترجمۂ قرآن نہ رکھتے جب تصنیف کا نام "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" رکھا تو پھر ترجمہ کرتے۔"[2]

مولوی چمن زمان چار آنکھوں کے باوجود آپ بغض و حسد میں اتنے اندھے ہوگئے کہ جس بریکٹ کی بات آپ نے گزشتہ مثال میں کی تھی وہ بریکٹ یہاں موجود تھا اس کے باوجود آپ اس مثال کو تحریفات میں پیش کررہے ہیں،،،،،، بریکٹ ملاحظہ ہو:

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ
کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں
آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا
کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ
جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جب عرض کی

1 ۔ تفسير الثعلبي سورة البقرة، الآية: 259، 1/ 435

2 ۔ محرِّف کون؟ ص:34

شاید مولوی چمن زمان صاحب آپ یہ کہیں کہ یہ بریکٹ بعد والوں نے لگایا ہے تو ہم آپ کو کنزالایمان کے قلمی نسخہ کو عکس دکھا دیتے ہیں،،،، یہ وہی قلمی نسخہ ہے جسے صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی حکیم امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے جس وقت اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ آپ کو املا کروا کرتے تھے۔ اس میں دیکھ لیں جن آٹھ الفاظ کی آپ بات کر رہے ہیں وہ بریکٹ میں ہیں۔

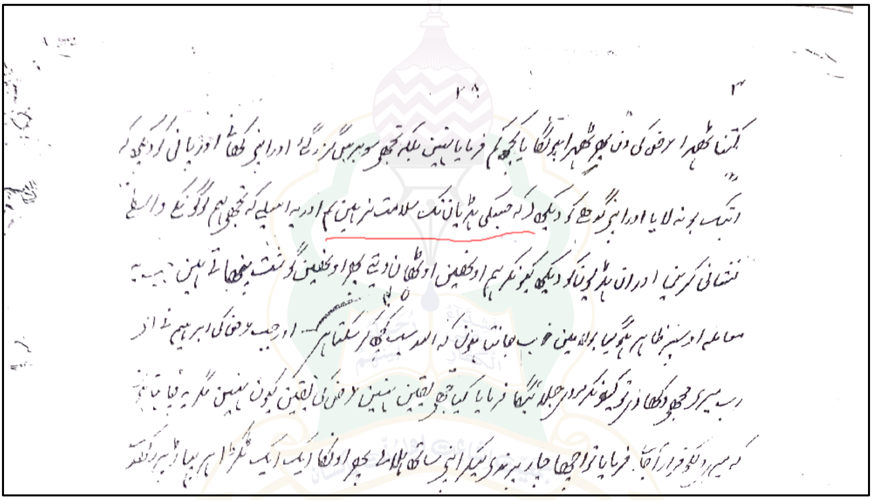

اصل میں مولوی چمن زمان صاحب آپ بغض کے مرض میں مبتلا ہیں،،، شہرت اور واہ واہ کے حریص ہیں اس لیے آپ سے اس قسم کی گھٹیا حرکات کا صدور اور بزرگوں پر طعن و تشنیع کرنا کچھ بعید نہیں،،، اللہ تعالی آپ کے تلامذہ کو آپ کے شر سے جلد نجات عطا فرمائے۔

# چوتھی منافقت

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ﴾(سورہ شوری : ۴۲/۲۴)

فاضل بریلی اس آیہ مقدسہ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے“

فاضل بریلی نے اس آیہ مقدسہ کا ترجمہ کرتے ہوئے ایک جانب تو ”عَلٰی قَلْبِكَ“ کے معنیٰ ”آپ کے دل کے اوپر“ کرنے کے بجائے ”تمہارے اوپر“ کیے۔ اور دوسری جانب ترجمہ میں اپنی طرف سے ”اپنی رحمت وحفاظت کی“ کا اضافہ کرڈالا ہے۔“ (1)

# جواب

## پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اسی آیت کا ترجمہ کیا:

”تو محبوب اگر اللہ چاہے تو اپنی ساری رحمتوں کو تیرے دل ہی میں روک دے“ (2)

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے لہجہ میں آپ کے بندہ نواز سیّد ریاض حسین شاہ صاحب پر الزام ملاحظہ ہو:

## مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار

1 ۔ محرِّف کون؟ص:37،38

2 ۔ ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ ، ص731

سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اس آیہ مقدسہ کا ترجمہ کرتے ہوئے ایک جانب تو "عَلٰى قَلْبِكَ" کے معنی "آپ کے دل کے اوپر" کرنے کے بجائے "تیرے دل ہی میں" کیے۔ اور دوسری جانب ترجمہ میں اپنی طرف سے "تو محبوب،،، اپنی ساری رحمتوں کو،،، ہی" 7 الفاظ کا اضافہ کر ڈالا ہے۔

" اگر (سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کو) مراد واضح کرنا مقصود تھا تو کوئی بریکٹ وریکٹ کا اضافہ کر دیتے تا کہ سادہ لوح اردو خوان ترجمہ پڑھ کر دھوکے میں مبتلا نہ ہوتے یا کم از کم اپنی اس تصنیف پر "قرآن کریم ترجمہ سیّد ریاض حسین شاہ" نہ لکھتے جب تصنیف پر ترجمہ لکھا ہے تو پھر ترجمہ کرتے۔"

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے
کہ عدو کے سینہ میں گار ہے

**دوسری بات.....!!**

جسے تھوڑا سا بھی علم ہے وہ جانتا ہے کہ ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے "لفظی ترجمہ" اور "تفسیری ترجمہ" سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیری ترجمہ کیا ہے، تفسیر میں وسیلہ کا ثبوت ہے لہذا یہ تحریف نہیں بلکہ عظیم ترجمہ ہے۔

آیئے تفاسیر میں اسکی تفسیر دیکھتے ہیں تا کہ پتہ چلے تفسیری ترجمہ ہے یا من گھڑت....؟؟

- {فَإِنْ يَشَأِ اللَّهُ يَخْتِمْ} يربّط {عَلَى قَلْبك} بِالصَّبْرِ عَلَى أَذَاهُمْ بِهَذَا الْقَوْل وَغَيْره.[1]
- فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلى قَلْبِكَ أي يربّط على قلبك بالصبر حتى لا يشق عليك أذاهم وقولهم إنه مفتر.[2]
- فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يربّطْ عَلَى قَلْبِكَ بِالصَّبْرِ عَلَى أَذَاهُمْ حَتَّى لَا يَدْخُلَ قَلْبَكَ مَشَقَّةٌ مِنْ قَوْلِهِمْ .[3]

# ﴿پانچویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"﴿هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ﴾

(الانعام:6/158)

---

1۔تفسير الجلالين، سورة الشورى، الآية:24، 1/ 642

2۔تفسير الخازن، سورة الشورى، الآية:24، 4/ 99

3۔ تفسير القرطبي، سورة الشورى، الآية:24، 18/ 471

فاضل بریلی اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے ربّ کا عذاب آئے۔(کنزالایمان)

بریلی کے کسی بے آب کنویں کے مینڈک بتائیں کہ: اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: "ربّكَ" اور فاضل بریلی نے اس کا ترجمہ کیا: تمہارے ربّ کا عذاب۔ ناصبی بریلویو! کیا یہ تحریف نہیں؟ جو شخص "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کرے۔ کیا اس نے قرآنِ عظیم میں تحریف نہیں کی؟ کیا وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی گستاخی کا مرتکب نہیں ہوا؟ کیا "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کرنا شانِ خداوندی میں کھلی گستاخی نہیں؟ اگر کوئی مسئلہ سمجھانا تھا تو بریکٹ دی جاسکتی تھی۔ فضولیات میں تو سینکڑوں صفحات کالے کردیئے جاتے ہیں۔ شانِ خداوندی کے لیے قوسین لگانے کی توفیق نہ مل سکی اور "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کردیا۔۔۔۔!!!"[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اسی ایت میں ترجمہ کیا:

"وہ انتظار نہیں کررہے سوائے اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے

1۔ محرِّف کون؟ص:38

ربّ کا عذاب" [1]

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے لہجہ میں آپ کے بندہ نواز سیّد ریاض حسین شاہ صاحب پر الزام ملاحظہ ہو:

## مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار

پنڈی کے کسی بے آب کنویں کے مینڈک بتائیں کہ: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: "رَبِّكَ" اور سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اس کا ترجمہ کیا: آپ کے ربّ کا عذاب۔ تفضیلیو رافضیو!! کیا یہ تحریف نہیں؟ جو شخص "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کرے۔ کیا اس نے قرآنِ عظیم میں تحریف نہیں کی؟ کیا وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی گستاخی کا مرتکب نہیں ہوا؟ کیا "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کرنا شانِ خداوندی میں کھلی گستاخی نہیں؟ اگر کوئی مسئلہ سمجھانا تھا تو بریکٹ دی جا سکتی تھی۔ فضولیات میں تو سینکڑوں صفحات کالے کر دیئے جاتے ہیں۔ شانِ خداوندی کے لیے قوسین لگانے کی توفیق نہ مل سکی اور "ربّ" کا ترجمہ "ربّ کا عذاب" کر دیا۔۔۔!!!

### دوسری بات.....!!

جسے تھوڑا سا بھی علم ہے وہ جانتا ہے کہ ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے "لفظی ترجمہ" اور "تفسیری ترجمہ" سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیری ترجمہ کیا ہے، تفسیر میں وسیلہ کا ثبوت ہے لہذا یہ تحریف نہیں بلکہ عظیم ترجمہ ہے۔

آیئے تفاسیر میں اسکی تفسیر دیکھتے ہیں تاکہ پتہ چلے تفسیری ترجمہ ہے یا من

1۔ ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ، ص210

گھڑت....؟؟

- ربّك أَيْ عَذَابه.[1]
- يأتي ربّك} أى أمر ربّكم وهو العذاب.[2]
- يَأْتِيَ أَمْرُ ربّكَ، أَيْ عُقُوبَةُ ربّكَ وَعَذَابُ ربّك[3]

## ﴿چھٹی منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝﴾ (النجم:۵۳/۱)

فاضل بریلی نے اس کا ترجمہ کچھ یوں کیا:

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔

فاضل بریلی نے اس آیہ مقدسہ کے ترجمہ میں بھی کئی الفاظ اپنے پاس سے قرآنی آیت مقدسہ کے ترجمہ میں ملا دیئے ہیں۔ کیا کوئی بریلوی بتا سکتا ہے کہ "پیارا" کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ "محمد" (ﷺ) کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ "معراج سے" کس لفظ کی ترجمانی کی جا رہی ہے؟

میں جانتا ہوں کہ ناصبی بریلوی کونسے بہانے بنائیں گے۔ کیونکہ ان حضرات کی

---

1۔تفسير الجلالين، سورة الأنعام، الآية: 158، ص191

2۔ تفسير النسفي، سورة الأنعام، الآية: 158، 1/ 551

3۔ تفسير القرطبي، سورة الأنعام، الآية: 158، 9/ 127

نظروں میں سچائی کے لیے دلائل کی نہیں بلکہ بد معاشی اور دھونس کی ضرورت ہے اور بد معاشی اور دھونس میں یہ لوگ اپنی نظیر نہیں رکھتے۔"[1]

## ﴿جواب﴾

مولوی چمن زمان صاحب !!!!

دیکھیے! اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ترجمہ کس عظیم ہستی کی تفسیر کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہے،،،،،

وَقَالَ جعْفَرٌ الصَّادِقُ: يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ.[2]

ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ﴿وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں چمکتے تارے سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور هَوٰى سے مراد معراج شریف کے وقت آسمان سے نیچے اترنا ہے۔

- وقال جعفر بن محمد بن علي بن الحسين رضي الله عنهم: {وَالنَّجْمُ} يعني: محمدًا صلى الله عليه وسلم {إِذَا هَوَى} إذا نزل من السماء ليلة المعراج.[3]
- (وَالنَّجْمِ) يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إذا هوى) إِذَا نَزَلَ مِنَ

1 ۔ محرّف کون؟ص:41،42

2 ۔ تفسير البغوي، سورة النجم، الآية:1، 6/ 38

3 ۔ تفسير الثعلبي، سورة النجم، الآية:1، 6/ 4

السَّمَاءِ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ.[1]

اب بتائیں!!!! یہ دلائل و حوالہ جات ہیں یا بہانے دھونس دھاندلی بدمعاشی ؟؟؟ بہانے دھونس بدمعاشی گمراہی مکاری تو تم لوگ بار بار کر رہے ہو کہ کبھی غلط معنی کرتے ہو، کبھی شاہت کا معنی من گھڑت، کبھی سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی سیادت پے ڈاکہ، کبھی تحریفات، کبھی کُتُبِ شیعہ کے حوالے اور کُتُبِ اہلسنّت کے حوالے دینا مگر وہ بات ان کتب میں نہ ہو، کبھی جھوٹ و بہتان اور کبھی چھپا چھپا سا بغض سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، کبھی بغضِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، کبھی اہلبیت و سادات کے متعلق غلو مبالغہ آرائی،،، اللہ تمھیں ہدایت دے۔

## ﴿ساتویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ○﴾ (سورہ رحمن آیت: 55/3)

فاضل بریلی اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ (کنز الایمان)

اگر جملہ بول کر سامعین کی زبانوں سے سبحان اللہ کی گونج سنی ہو تو یہ الفاظ بہت ہی مناسب ہیں۔ لیکن اگر کلماتِ قرآنیہ کا ترجمہ کرنا ہو تو پھر تازہ بریلوی مزاج کے مطابق یہ قرآنِ عظیم میں تحریف شدید ہے۔ کیونکہ "انسان" کے معنی

1 ۔ تفسیر القرطبي، سورة النجم، الآية:1، 20/ 7

اردو میں بھی انسان ہی بنتے ہیں۔ ہزاروں لُغات کی چھان پھٹک کے باوجود کسی لُغت میں "انسان" کا ترجمہ "انسانیت کی جان محمد" کبھی نہیں ملے گا۔ یہ ترجمہ اگر آپ کو مل سکتا ہے تو صرف اور صرف ترجمہ کنزالایمان کی سطور میں۔

اب بریلوی بتائیں کہ: "انسان کا ترجمہ "انسانیت کی جان محمد" کس قانون اور ضابطے کے مطابق کیا گیا؟[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب مدرسہ کا طالب علم بتا سکتا ہے کہ یہاں انسان اور الانسان میں کیا فرق ہے،،،،،لام تعریف (الْ) کا معنی کیا کرو گے؟؟؟ لام تعریف کتنے معنی کے لیے آتا ہے؟؟؟ عربی گرائمر تو پڑھی ہو گی پھر "أَلانسان" کے ترجمہ میں لام تعریف کا ترجمہ عوام سے چھپا کر دھوکہ کون دے رہا ہے؟؟؟ بغض کا اظہار کون کر رہا ہے؟؟؟ نیز کیا کبھی لغت میں بھی لام تعریف کا معنی بیان کیا جاتا ہے؟؟؟

### دوسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب اگر آپ کو ذرا سا بھی علوم قرآن سے شغف ہوتا تو معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے صرف لُغتِ عرب کا جاننا ہی کافی نہیں بلکہ کئی علوم و فنون کو جاننے کی ضرورت ہے، تو بھلا ترجمہ قرآن کرنے کے لیے صرف لُغت کو دیکھا جائے گا؟؟؟ اور کیا ترجمہ صرف لُغوی معنی پر مشتمل ہو گا؟؟؟ اگر کسی کلمہ قرآنیہ کا معنی بظاہر

---

1۔ محرِّف کون؟ص:41،42

لُغت سے ہٹ کر ہے لیکن اس کی تائید میں تفاسیر موجود ہوں تو تفاسیر کی روشنی میں کیا گیا ترجمہ تحریف قرآن کہلائے گا؟ حیرت ہے ایسی بچکانہ باتیں کرنے پر آپ کے متعلّقین آپ کو "مُحقّقِ زمان" کہتے ہیں۔

## تیسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کی تائید میں تفاسیر ملاحظہ ہوں:

- وَقَالَ ابْنُ كَيْسَانَ: "خَلَقَ الْإِنْسَانَ" يَعْنِي: مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" يَعْنِي بَيَانَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ [1]

  ترجمہ: ابن کیسان کہتے ہیں کہ "خَلَقَ الْإِنْسَانَ" سے مراد یہ ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا اور انہیں "البیان" کا علم دیا گیا یعنی "ما کان ومایکون" کا علم دے دیا گیا۔

- الْإِنْسَانُ هَاهُنَا يُرَادَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْبَيَانُ بَيَانُ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ، وَالْهُدَى مِنَ الضَّلَالِ. وَقِيلَ: مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ، [2]

- وقال ابن كيسان: {خَلَقَ الْإِنْسَانَ} يعني: محمدًا صلى الله عليه

---

1 ۔ تفسير البغوي، سورة الرحمٰن، الآية:3، 6/ 55

2 ۔ تفسير القرطبي، سورة الرحمٰن، الآية:3، 20/ 113

وسلم. {عَلَّمَهُ الْبَيَانَ} يعني: ما كان وما يكون.[1]

## چوتھی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے قائد سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے آپ کے مزاج کے مطابق درج ذیل آیت کے ترجمہ میں شدید تحریف کا ارتکاب کیا ہے ملاحظہ ہو:

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰهَا (سورہ نور:۲۴/۱)

یہ وہ عظیم الشان سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا۔[2]

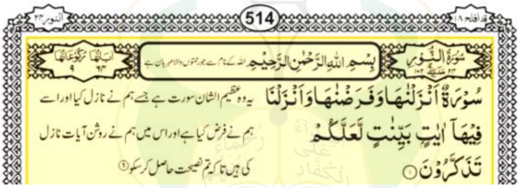
514

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَفَرَضۡنٰهَا وَاَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ①

یہ وہ عظیم الشان سورت ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اسے ہم نے فرض کیا ہے اور اس میں ہم نے روشن آیات نازل کی ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کر سکو ①

## مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار

"سورۃ" کے معنی اردو میں بھی "سورۃ" ہی بنتے ہیں ہزاروں لُغات کی چھان پھٹک کے باوجود کسی لُغت میں "سورۃ" کے معنی: "یہ وہ عظیم الشان" کبھی نہیں ملے گا۔ اگر آپ کو مل سکتا ہے صرف اور صرف سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے ترجمے کی سطور میں۔

اب سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے ماننے والے بتائیں کہ "سورۃ" کا ترجمہ "

1 ـ تفسير الثعلبي، سورة الرحمٰن، الآية:3، 6/ 48

2 ـ ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ، ص514

یہ وہ عظیم الشان" کس قانون اور ضابطے کے مطابق کیا گیا؟ کیا آپ کو مالکِ ارض و سماء کی جانب سے کوئی سند ملی ہوئی ہے کہ آپ ترجمہ قرآن میں جہاں چاہیں، جو چاہیں، اضافہ کر دیں۔

## آٹھویں منافقت

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

"اللہ سبحانہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: عَلَّمَهُ الْبَيَانَ○ (سورہ رحمن آیت:55/4)

فاضل بریلی اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ماکان ومایکون کا بیان اُنہیں سکھایا"۔ (کنزالایمان)

کونسی لُغت نے "البیان" کا ترجمہ "ماکان ومایکون کا بیان" کیا ہے؟ آج تک مفردات وغریب القرآن پہ ان گنت کتابیں لکھی گئیں۔ عربّی الفاظ کے معانی کی نشاندہی کی خاطر ائمہ لُغت نے سینکڑوں مجلدات لکھ ڈالیں۔ لیکن کیا دنیا کی کسی ایک بھی لُغت میں "البیان" کا ترجمہ "ماکان ومایکون کا بیان" ملتا ہے؟

"البیان" تو محض ایک اسم معرف باللام ہے۔ اس میں نہ ترکیب توصیفی نہ اضافی۔ لیکن فاضل بریلی نے اپنی مرضی سے ترکیب اضافی کا ترجمہ کر دیا اور "ماکان ومایکون" محض اپنی فکر کے خزانہ سے نکال کر قرآن پاک کے ترجمہ میں ڈال دیا۔ کیا یہ تحریف نہیں؟"[1]

---

1۔ محرّف کون؟ ص:43-45 ملخصًا

# ﴿جواب﴾

## پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کلمہ معرف باللام کا ترجمہ لُغت سے مانگنا ہی آپ کی نادانی پر برھان ہے، بھلا لام تعریف کا بھی لُغت میں ترجمہ ملتا ہے جو کہ کلمہ "معرف بالام" کا ترجمہ صرف لُغت سے کیا جا سکے؟؟؟ پھر بھی اگر آپ کا سوال ہے کہ "کیا دنیا کی کسی ایک بھی لغت میں "البیان" کا ترجمہ "ماکان ومایکون کا بیان" ملتا ہے؟" تو ملاحظہ ہو لُغت کی مشہور کتاب لسان العربّ سے اقتباس:

وَأَمَّا قَوْلُهُ عَلَّمَهُ الْبَيانَ فَمَعْنَاهُ أَنَّهُ عَلَّمَه الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ بَيانُ كُلِّ شَيْءٍ[1]

ترجمہ: اور اللہ کا فرمان کہ اس نے اس کو "البیان" سکھایا تو اس کا معنی یہ ہے کہ قران کا علم دیا کہ جس میں ہر چیز کا علم ہے (یہی تو "ماکان ومایکون" کا علم ہے۔)

## دوسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ علوم قرآن میں ماہر تھے انہیں معلوم تھا کہ ترجمہ قرآن کے لیے صرف لُغتِ عرب کافی نہیں اسی لیے ان کے ترجمہ کی تائید متعدّد تفاسیر سے مل جاتی ہے بھلا تم بتاؤ کہ ﴿ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا﴾ کی تائید میں

---

1 ۔ لسان العربّ، حرف الھمزۃ، فصل النون، 12/ 418

کونسی تفسیر ہے؟؟؟ ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝﴾ کے ترجمۂ کنز الایمان "ماکان وما یکون کا بیان اُنہیں سکھایا" کی تائید میں تفاسیر ملاحظہ ہوں:

- وَقَالَ ابْنُ كَيْسَانَ: عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" يَعْنِي بَيَانَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ. (1)
- وَالْبَيَانُ بَيَانُ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ، وَالْهُدَى مِنَ الضَّلَالِ. وَقِيلَ: مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ، لِأَنَّهُ بَيَّنَ عَنِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَيَوْمِ الدِّينِ. (2)
- وقال ابن كيسان: {عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (4)} يعني: ما كان وما يكون. (3)
- (عَلَّمَهُ الْبَيَانَ) يعني بيان ما يكون وما كان لأنه صلّى الله عليه وسلم ينبئ عن خبر الأوّلين والآخرين وعن يوم الدين. (4)
- علمه البيان يعنى القران فيه بيان ما كان وما يكون من الأزل إلى الأبد. (5)

## تیسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کا یہ کہنا کہ "البیان تو محض ایک اسم معرف باللام ہے۔ اس میں نہ ترکیب توصیفی نہ اضافی۔ لیکن فاضل بریلی نے اپنی مرضی سے

1۔تفسير البغوي، سورة الرحمٰن، الآية:4، 6/ 55

2۔ تفسير القرطبي، سورة الرحمٰن، الآية:4، 20/ 113

3۔تفسير الثعلبي، سورة الرحمٰن، الآية:4، 6/ 48

4۔تفسير الخازن، سورة الرحمٰن، الآية:4، 4/ 225

5۔تفسير المظهري، سورة الرحمٰن، الآية:4، 9/ 123

ترکیب اضافی کا ترجمہ کر دیا"[1] آپ کی لاعلمی کے سبب ہے، اگر آپ نے علم نحو کی منتہی کُتُب ملاحظہ کی ہوتی تو آپ کو معلوم ہوتا کہ کبھی کبھی مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض میں لام تعریف لایا جاتا ہے جیسا کہ ﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ کے تحت تفسیر کشاف میں موجود ہے:

(الْأَسْماءَ كُلَّها) أي أسماء المسميات فحذف المضاف اليه لكونه معلوماً مدلولاً عليه بذكر الأسماء، لأن الإسم لا بدّله من مسمى، وعوض منه اللام كقوله: (وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ) [2]

علم نحو کی مشہور کتاب مغني اللبيب عن كتب الأعاريب میں ہے:

أجاز الْكُوفِيُّونَ وَبعض الْبَصرِيين وَكثير من الْمُتَأَخِّرين نِيَابَة أل عَن الضَّمِير الْمُضَاف إِلَيْهِ وَخرجُوا على ذَلِك {فَإِن الْجنَّة هِيَ المأوى} ومررت بِرَجُل حسن الْوَجْه وَضربّ زيد الظّهْر والبطن إِذا رفع الْوَجْه وَالظّهْر والبطن والمانعون يقدرُونَ هِيَ المأوى لَهُ وَالْوَجْه مِنْهُ وَالظّهْر والبطن مِنْهُ فِي الْأَمْثِلَة وَقيد ابْن مَالك الْجَوَاز بِغَيْر الصِّلَة وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيّ فِي {وَعلَّمَ آدمَ الْأَسْماء كُلّهَا} إِن الأَصْل أَسمَاء المسميات وَقَالَ أَبُو شامة فِي

1 ۔ محرّف کون؟ ص:43-45 ملخصًا

2 ۔ تفسير الكشاف، سورة البقرة، الآية:31، ص71

قَوْله

74 - (بدأت ب باسم الله فِي النّظم أَولاً ... )

إِن الأَصْل فِي نظمي فجوزا نيابتها عَن الظَّاهِر وَعَن ضمير الْحَاضِر وَالْمَعْرُوف من كَلَامهم إِنَّمَا هُوَ التَّمْثِيل بضمير الْغَائِب [1]

درج بالا عبارات سے واضح کہ مضاف الیہ کے عوض میں لام تعریف لایا جاتا ہے خواہ وہ مضاف الیہ اسم ظاہر ہو یا اسم مضمر،،،،،

"البیان" جو کہ معرف بالام ہے یہاں لام تعریف مضاف الیہ کے عوض ہے اور یہی وجہ ہے کہ تفاسیر میں (بیانُ مَا یکونُ ومَا کان) کے الفاظ موجود ہیں، نیز سابقہ آیت میں تعلیم قرآن کا ذکر ہے اور اسی قرآن کے بیان کی تعلیم اس آیت میں ہے اور قرآن مجید میں (مَا یَکونُ وما کان) کا بیان ہے۔ ملاحظہ ہو:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾ [2]

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا

﴿وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ [3]

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ﴾ [4]

---

1 ۔مغني اللبيب عن كتب الأعاريب، ج1، ص 65

2 ۔ سورۃ الانعام، آیت:6/38

3 ۔ سورۃ الانعام، آیت:6/59

4 ۔ سورۃ النحل، آیت:16/89

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

مولوی چمن زمان صاحب!!!ان تفضیلوں کے چکر سے باہر آجائیں کہ تحقیق کرنا تو آپ کے بس کا کام نہیں رہا اب شاید تدریس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

## ﴿نویں منافقت﴾

"مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

اللہ سبحانہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:﴿وَّ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ﴾ (سورۂ مومن آیت: 55/6)

فاضل بریلی نے اس کا ترجمہ کیا:اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو۔(کنز الایمان)

معمولی عربّی دان بھی جانتا ہے کہ "كَ" کا ترجمہ "اپنے" تو ہو سکتا ہے لیکن "كَ" کا ترجمہ "اپنوں کے "نہیں بنتا۔"[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب آپ کے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے آپ کے مزاج کے مطابق اس آیت کے ترجمہ میں پانچ الفاظ (تو[1] اے[2] قرآن[3] پڑھنے[4]

1 ۔ محرِّف کون؟ص:46

والے 5) [1] اپنے جیب سے ڈال دیے ہیں،،، ملاحظہ فرمائیں:

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ | اور بے شک ہم نے موسیٰ کو ہادی بنایا اور بنی اسرائیل کو وارث بنادیا کتاب کا (53) |
| هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ | عقل والوں کے لیے یہ سراسر ہدایت اور عظیم نصیحت ہے (54) |
| فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ | تو اے قران پڑھنے والے! صبر کر بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے اور معافی مانگ اپنے گناہوں کی اور صبح اور شام اپنے ربّ کی تعریف اور تسبیح کر (55) |

## دوسری بات.....!!

اپنوں سے مراد یہاں امتی ہی ہیں اور لیجیے یہ معنی بھی تفاسیر سے ثابت ہے،،،

- وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ قِيلَ: لِذَنْبِ أُمَّتِكَ حُذِفَ الْمُضَافُ وَأُقِيمَ الْمُضَافُ إِلَيْهِ مَقَامَهُ. [2]

ترجمہ: وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اپنی امت کے گنہگاروں کے لیے معافی چاہو۔

- أَيْ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِ أُمَّتِكَ [3]
- أي لذنب أمتك [4]

---

1۔ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ، ص711

2۔تفسير القرطبي، سورة المؤمن، الآية:55، 18/ 371

3۔التفسير الكبير، سورة المؤمن، الآية:55، 27/ 525

4۔تفسير النسفي، سورة المؤمن، الآية:55، 3/ 216

# ﴿دسویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمانِ گرامی ہے: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ (سورۃ الفتح آیت: 2/48)

فاضل بریلوی نے اس کا ترجمہ کیا: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گُناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنز الایمان)

بریلویوں کے اپنے بنائے ہوئے مزاج کے مطابق ان سے سوال ہے کہ: آیہ مقدسہ میں ''تمہارے اگلوں'' اور ''تمہارے پچھلوں'' کس لفظ کے معنی ہیں؟ کیا ''ما تقدم'' کے معنی ''تمہارے اگلوں'' اور ''ما تأخر'' کا ترجمہ ''تمہارے پچھلوں'' کرنا تحریف نہیں؟ کیا تم دربّار خداوندی سے اجازت نامہ حاصل کیے بیٹھے ہو کہ ترجمہ قرآن کے نام پہ تم جو چاہے لکھو، بولو، چھاپو، پھیلاؤ۔ تمہیں کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ (1)

# ﴿جواب﴾

## پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب تمہارے مفکّر اسلام تمہارے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے سورۃ الفتح کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''تاکہ اللہ آپ کے سبب سے معاف فرمادے انہیں جو پہلے پہل آپ سے لگ

1۔ محرّف کون؟ ص: 47-49 ملخصا

گئے اور انہیں بھی جو بعد میں آپ سے لگے اور پوری فرمادے اپنی نعمت اور آپ کو سیّدھی راہ کا ہادی بنادے۔"[1]

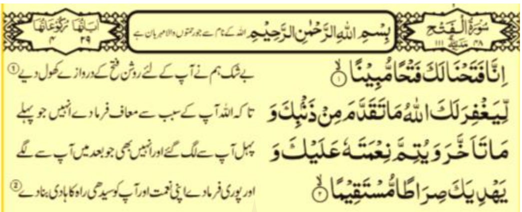

سُورَةُ الْفَتْحِ ۴۸ مَدَنِيَّة ١١١ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے جو رحمتوں والا مہربان ہے — اٰيَاتُهَا ۲۹ رُكُوْعَاتُهَا ۴

| | |
|---|---|
| اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ① | بے شک ہم نے آپ کے لئے روشن فتح کے دروازے کھول دیے ① |
| لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ | تا کہ اللہ آپ کے سبب سے معاف فرمادے انہیں جو پہلے |
| مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ | پہل آپ سے لگ گئے اور انہیں بھی جو بعد میں آپ سے لگے |
| يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ② | اور پوری فرمادے اپنی نعمت اور آپ کو سیدھی راہ کا ہادی بنادے ② |

## مولوی چمن زمان کے الفاظ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے گلے کا ہار

مولوی چمن زمان کے اپنے بنائے ہوئے مزاج کے مطابق اس سے سوال ہے کہ: آیہ مقدسہ میں "انہیں جو پہلے پہل آپ سے" اور "بعد میں آپ سے" کس لفظ کے معنی ہیں؟ کیا" ماتقدّم " کے معنی "انہوں جو پہلے پہل آپ سے" اور "ماتأخر " کا ترجمہ " بعد میں آپ سے "کرنا تحریف نہیں؟ کیا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب درباّر خداوندی سے اجازت نامہ حاصل کیے بیٹھے ہیں کہ ترجمہ قرآن کے نام پہ جو چاہیں لکھیں، بولیں، چھاپیں، پھیلائیں۔ تمہیں کوئی پوچھ نہیں سکتا۔

### دوسری بات.....!!

کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ سب کو اجازت ملنی چاہیے کہ جو منہ میں آئے بولتا پھرے قران میں....؟؟ تُف ہے ایسی سوچ پر،، ہم نے شروع میں ثابت کیا ہے کہ قران و سنت کے مطابق قرآن و حدیث کی معتبر مدلّل تفسیر ہی قابل قبول ہے جو قواعد اسلامیہ کے مطابق ہیں، جو منہ میں آئے بولنے والے کے متعلق تو حدیث پاک ہے کہ اپنا ٹھکانہ

1 ۔ ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ، ص777

جہنم بنالے۔

**تیسری بات.....!!**

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے من مانی ترجمہ نہیں کی بلکہ یہ ترجمہ تفاسیر سے ماخوذ ہے،،،، یہ لیجیے چند حوالہ جات:

- وقيل: ذنوب أمتك [فأضافه] إليه لاشتغال قلبه بـهم. [1]
- كما قال بعض المفسرين في قوله تعالى:ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك [الفتح:48/ 2] أن معناه أن الله تعالى يغفر لك ولأجلك ما تقدّم من ذنب أمتك [2]
- ليغفر لك الله ما تقدّم من ذنبك وما تأخّر اى من ذنب أوليائك وأحبائك. [3]
- والوجه الثاني يرجع إلى ذنوب أمته؛ أي: ليغفر لك اللَّهُ ذنوب أمتك[4]

## گیارھویں منافقت

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

1۔تفسير البغوي سورة الفتح، الآية:2، 8/ 473

2۔التفسير الكبير، سورة الفتح، الآية:2، 26/ 381

3۔ تفسير المظهري، سورة الفتح ، الآية:2، 8/ 377

4۔تفسير تاويلات اهلسنت، سورة الفتح، الآية:2، 9/ 292

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾

(سورہ محمد،47/19)

فاضل بریلی نے اس کا ترجمہ کیا:

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔(کنز الایمان)

کیا کوئی بریلوی بتا سکتا ہے کہ:"اپنے خاصوں" اور "عام" کس کلمۂ قرآنیہ کا ترجمہ ہے؟[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب تمہارے مفکّر اسلام تمہارے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے سورۂ محمد کی آیت نمبر 19 کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"اور طلب مغفرت کریں جو آپ سے لگ گیا ہو اور عام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے"[2]

1۔ محرِّف کون؟ص:49

2۔ترجمہ قرآن کریم، سیّد ریاض حسین شاہ، ص770

فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ
پس اس یقین کو عام کیجیے کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور طلب مغفرت کریں جو آپ سے لگ گیا

19:47 منزل ٦ 15:47

770 محمد ٤٧ حٰمٓ ٢٦

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَ مَثۡوٰىكُمۡ ۝١٩
ہو اور عام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور آرام کا ٹھکانہ ۝١٩

# مولوی چمن زمان کا سوال سیّد ریاض حسین شاہ صاحب سے

کیا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ "جو آپ سے لگ گیا" اور "عام" کس کلمہ قرآنیہ کا ترجمہ ہے؟

## دوسری بات.....!!

چمن زمان صاحب اگر تفاسیر آپ کے مطالعہ میں ہوتیں تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے ترجمہ میں "اپنے خاصوں" اور "عام" کیوں لکھا ہے،،، ملاحظہ ہو:

- وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِذَنْبِكَ أَيْ لِذَنْبِ أَهْلِ بَيْتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ أَيِ الَّذِينَ لَيْسُوا منك بأهل بيت [1]

## تیسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب تمہیں بھی معلوم ہے کہ گزشتہ تین آیات کے کلمات میں لِذَنۡۢبِكَ اور مِنۡ ذَنۡۢبِكَ کا ترجمہ ذنب کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے

---

1۔التفسیر الکبیر، سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، الآیۃ:19، 28/ 53

ہوئے نہیں کیا جاسکتا یہی وجہ ہے کہ تمہیں خود کہنا پڑا کہ

"ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے یہ معنی کس حسّاسیت کے پیش نظر کیے۔" [1]

لیکن بھلا بتاؤ اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے جو ترجمہ کیا کیا وہ قواعدِ شرعیہ کے خلاف ہے ؟؟؟ بلکہ عین مطابق ہیں۔ کیا اس کی تائید میں تفاسیر موجود نہیں ہیں ؟؟؟ ہیں اور ضرور ہیں تو پھر بھلا اسے تحریف کیسے کہیں گے ؟؟؟ کیونکہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رائے سے تو کچھ نہیں کہا ؟؟؟

ہاں البتہ ﴿ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کی تفسیر جو تمہارے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے کی وہ کیسے قواعدِ شرعیہ کے عین مطابق ہے ؟؟؟ اس کی تائید میں تفاسیر کی بلکہ کسی ایک تفسیر کی تائید بھی پیش نہیں کی جاسکتی ؟؟؟ اور یہ صرف قرآن کی تفسیر میں ان کی اپنی رائے ہی تو ہے اس کے علاوہ کیا ہے ؟؟

تو آپ اپنے مفکّر اسلام کی تحریف کو بچانے کے لیے بطور الزام وہ کلام کیوں پیش کر رہے ہیں جو فضل خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تحریف کے ادنی شائبہ سے بھی پاک ہے۔ بھلا اس حرکت سے سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تحریف عمل مذموم سے کیسے خارج ہو گی ؟؟؟

## ﴿بارھویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

"فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَآءِ﴾ (سورہ ملک:67/16)

1 ۔ محرِّف کون؟ص:46

فاضل بریلی اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کیا تم اس سے نڈر ہو گئے ہو جس کی سلطنت آسمان میں ہے۔(کنز الایمان)

عربّی کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ آیہ مقدسہ میں کوئی ایسا کلمہ شریفہ نہیں جس کے معنی "سلطنت" بنتے ہوں۔ آیت کے ترجمہ کے اندر "سلطنت" کا اضافہ فاضل بریلی نے اپنے پاس سے کیا ہے۔"[1]

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب یہ بتائیے کیا ﴿مَنْ فِي السَّمَاءِ﴾ کا ترجمہ "جو آسمان میں ہے" کرنا قواعد شرعیہ کے عین مطابق ہے؟؟؟ کیا اس ترجمہ سے باری تعالی کے لیے جہت کا ثبوت نہیں ہو گا؟؟؟ اور تمہارے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے اس مقام کا ترجمہ "آسمان والے" کیا ہے بھلا بتانا پسند کریں گے کہ "آسمان والے" سے کیا مراد ہے؟ "آسمان کو بنانے والا"،،، "آسمان کا مالک"،،، "آسمان پر جس کی قدرت ہے"،،، یا پھر ،،، "جو آسمان میں ہے"،،، "جس کا مکان آسمان میں ہے"،،، "جو رہتا آسمان میں ہے"،،،،، ہمیں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

### دوسری بات.....!!

اعلی حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا اس مقام پر ترجمہ جہاں تفاسیر کے عین مطابق ہے

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:50

وہیں اسلامی عقائد کے بھی عین مطابق ہے۔ تفاسیر ملاحظہ ہوں:

- { أأمنتم مَّن فِى السماء} أي من ملكوته في السماء[1]
- وَقِيلَ: تَقْدِيرُهُ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ قُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ[2]
- (آمنتم من في السماء) قدرته وسلطانه[3]
- ومنها قول جمع من المفسّرين أأمنتم من في السماء ملكوته أوسلطانه[4]

## ﴿تیرھویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان لکھتے ہیں:

”حضرت فاضل بریلی نے صرف قرآنِ عظیم کی تحریف معنوی کا ارتکاب نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے تازہ بریلوی مزاج کے تناظر میں قرآن پاک میں **تحریف لفظی** کا ارتکاب بھی جی بھر کے کیا ہے۔

ملفوظات اعلیحضرت کے پرانے نسخوں میں اس کی ان گنت مثالیں مل سکتی ہیں لیکن ہم یہاں صرف دو مثالوں پہ اکتفا کریں گے۔

پہلی مثال:

ملفوظات اعلیحضرت کے تیسرے حصے میں فاضل بریلی نے سورہ یونس کی آیت

1۔ تفسير النسفي،سورة الملك، الآية:16، 3/ 514

2 ۔تفسير القرطبي، سورة الملك، الآية:16 21/ 125

3 ۔تفسير ثعلبى، سورة الملك، الآية:16، 6/ 241

4 ۔تفسير النيسابوري، سورة الملك، الآية:16، 6/ 328

10/90 کو یوں بیان کیا:

﴿آمَنْتُ بِالَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ﴾

حالانکہ درست آیت یوں ہے:

﴿آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ﴾(سورہ یونس،10/9)

دوسری مثال:

آگے چل کر اس آیت کو یوں پڑھا:

﴿الآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ مِن قَبْلُ﴾

حالانکہ درست آیہ مقدسہ یوں ہے:

﴿الآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ﴾(سورہ یونس،10/9)

ہم نے یہاں صرف دو مثالیں پیش کی ہیں ورنہ ملفوظاتِ اعلیحضرت کے پرانے نسخے دیکھے جائیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل بریلی جب قرآنی آیات کو زبانی پڑھتے تھے تو بارہا قرآن پاک کی تحریف لفظی کا ارتکاب کرتے۔"

## ﴿جواب﴾

### پہلی بات.....!!

مولوی چمن زمان آپ نے الملفوظ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کا حوالہ دے کر آپ کے مخطی ہونے اور تحقیق کی تاء سے بھی ناوقف ہونے کا ثبوت دے دیا ہے کہ الملفوظ (ملفوظات اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب ہی نہیں ہے لیکن آپ نے اس کا حوالہ دے کر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق یہ الفاظ لکھے:

- فاضلِ بریلی کی تحریف لفظی
- فاضل بریلوی تحریف لفظی کے بھی مرتکب ہوئے۔
- مولانا احمد رضاخان صاحب قرآن پاک کی تحریف لفظی کے سبب کافر و مرتد ہو گئے۔
- فاضل بریلی جب قرآنی آیات کو زبانی پڑھتے تھے تو بارہا قرآن پاک کی تحریف لفظی کا ارتکاب کرتے۔

مطلب جس مُصنّف کی کتاب ہی نہیں اُس پر اِس قدر بہتان تراشی،،، اِس گھٹیا پن کا نام اگر تفضیلیہ کے یہاں تحقیق ہے اور ایسی گھٹیا تحقیق کرنے والا آپ جیسا محقّق گروہ تفضیلیہ ہی کو مبارک،،،،،

## دوسری بات.....!!

کیا کوئی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ماننے والا بریلوی ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں اس آیت مبارکہ کے درست نہ لکھے ہونے کی تائید کرے گا؟ کہ یہ عمل درست ہے۔۔۔ نہیں ہرگز نہیں،،،، ہاں البتہ حکم تحریف نہیں لگے گا نہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر نہ جامع ملفوظات پر کہ احتمالات کثیرہ موجود ہیں،،،، کیا چمن زمان تم میں اتنی ہمت ہے کہ صرف اتنا ہی کہہ دو تمہارے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے ﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کی تفسیر غلط بیان کی ہے،،،، نہیں،،، تم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ مال، حرص اور جھوٹی شہرت کی ہوس میں تم مبتلا ہو چکے ہو۔

## ﴿چودھویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

## ”حضرت فاضل بریلوی کی انتہائی خطرناک تحریف قرآن

ہم جانتے ہیں کہ بریلوی بہانے بازی کرتے ہوئے کبھی کاتب کو ذمہ دار بنائیں گے تو کبھی ملفوظات کے جامع کو موردِ الزام ٹھہرائیں گے۔ لیکن ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں فاضل بریلی نے اپنے ہاتھوں سے آیت لکھی اور اپنے ہاتھوں سے ترجمہ لکھا مگر قرآن پاک میں تحریف لفظی کرڈالی۔جی ہاں!

”لمعۃ الضحی “ نامی رسالہ کو فاضل بریلی کے معرکتہ الآراء رسائل میں گنا جاتا ہے۔اپنے اس رسالہ میں قرآن پاک کی آیہ مقدسہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(سورۃ النساء:159/4)

فاضل بریلی نے اس قرآنی آیت کو یوں بدلا:

﴿قل أُطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم﴾

یعنی "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا" کو "قُلْ" سے بدل ڈالا۔

پھر بہت ممکن تھا کہ اس تحریف کو کاتب کے سر جڑ دیا جاتا۔ لیکن جب معنی کو دیکھا جائے تو بچارے کاتب کی خاصی بچت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے معنی کرتے ہوئے اعلیحضرت نے فرمایا:

اے نبی! مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرواس کے رسول کی اور اپنے علماء کی۔

ترجمہ نے اس بات کو مزید پختہ کر دیا کہ آیہ مقدسہ میں تحریف کاتب کے ہاتھ

سے نہیں ہوئی بلکہ مُصنّف کتاب کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔ کیونکہ کاتب کی غلطی ہوتی تو یا آیہ مقدسہ میں ہوتی یا ترجمہ میں۔ آیہ مقدسہ میں تحریف کے بعد ترجمہ اسی تحریف کے مطابق کر دینا، کاتب کا نہیں بلکہ مُصنّف کا کام ہے اور مصنف کتاب فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان صاحب ہیں۔۔۔!!"

## جواب

### پہلی بات.....!!

"لمعۃ الضحیٰ" کے مخطوطوں کی چھان بین کی جائے تو عین ممکن ہے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح آیت و ترجمہ لکھا ہو،،،، نیز یہاں احتمالات کافی موجود ہیں کہ مولوی چمن زمان نے جتنے بھی نسخے دکھائے وہ ان میں سے ایک بھی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھا نسخہ نہیں ہے،،،، ممکن ہے کہ ناقل سے یہ غلطی ہوئی ہو کہ وہ خود حافظِ قرآن ہو اور اسے تشابہ لگا ہو،،،

### دوسری بات.....!!

اگر بالفرض اسی غلطی والے چھاپے کو مان لیا جائے تو یہ ایسے ہے جیسے حافظ قرآن کو تشابہ لگ جاتا ہے اور وہ ایک آیت میں دوسرا لفظ ملا دیتا ہے اور کسی کو خبر ہی نہیں لگتی یا بعد میں یا بہت بعد میں لگتی ہے، حفاظ کو ایسا تشابہ لگتا رہتا ہے،،،،، اس تشابہ کی بنیاد پر آیت میں دوسری آیت کا اضافہ تحریف نہیں کہلاتا یہ تشابہ ایسی غلطی ہے جو کہ معاف ہے، تحریفِ قرآن نہیں ہے،،،،،،

ایک آیت یوں ہے:

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ﴾(سورہ آل عمران:3/32)

دوسری متشابہ آیت یوں ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(سورہ نساء:4/59)

لہذا تشابہ لگ گیا، خطاء ہوگئی جو کہ معاف ہے ورنہ سیّدی رضا جیسا متبحر و محتاط عالم جان بوجھ کر اضافہ تھوڑی کرے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَدْ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ، وَالنِّسْيَانَ[1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔

چمن زمان صاحب آپ کے نام کے ساتھ مفتی لگایا جاتا ہے معلوم نہیں کُتُبِ فقہ کتنی مطالعہ میں نہیں،،، کُتُبِ فقہ میں مسائل زِلّۃُ القاری ایک مکمل باب ہے جس کے تحت یہ مسائل موجود ہیں:

وَإِنْ لَمْ تُغَيِّرْ، فَإِنْ كَانَ فِي الْقُرْآنِ نَحْوُ {وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا} [الإسراء: 17/23] وَبِرًّا لَمْ تَفْسُدْ فِي قَوْلِهِمْ[2]

اگر کسی شخص نے قران مجید میں ایسا لفظ ڈال دیا کہ جس سے معنی متغیر نہیں ہوتے اور وہ لفظ قران میں سے ہے تو پھر اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی جیسے کہ لفظ احسان کے ساتھ ساتھ لفظ برا کا اضافہ کر دے۔

---

1۔ سنن ابن ماجہ، حدیث:2043

2۔رد المحتار علی الدر المختار ، کتاب الصلاۃ،باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، 1/ 632

وَإِنْ لَمْ تُغَيِّرْ الْمَعْنَى فَإِنْ كَانَتْ فِي الْقُرْآنِ نَحْوُ أَنْ يَقْرَأَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا لَا تَفْسُدُ بِالْإِجْمَاعِ[1]

اگر کوئی کلمہ آیت میں زیادہ کر دیا اگر وہ قران میں سے ہے جیسے کہ ”خبیراً“ کے بعد ”بصیرا“ بھی پڑھے تو پھر اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی

جناب مولوی چمن زمان صاحب بتائیے کہ یہ قاری سے نماز میں ہونے والی غلطی تشابہ کی بنیاد پر ہی ہوتی ہے نا؟؟؟ لیکن کیا اسے تحریفِ قرآن قرار دیا گیا؟؟؟؟ ایسا پڑھنے والے کو کافر کہا؟؟؟ حتی کہ یہاں تک لکھ دیا کہ نماز نہیں ٹوٹے گی،،، کفر ہنوز دور است،،،، اور آپ ہیں کہ اتنے بڑے امام پر الزام دے رہے ہیں کہ انہوں نے قرآن میں تحریف لفظی کی ہے۔

## تیسری بات.....!!

مولوی چمن زمان صاحب ہم دوبارہ یہی بات کرتے ہیں کہ کیا کوئی بریلوی یہ کہہ رہا ہے کہ ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ درست اور صحیح ہے بلکہ اسے غلطی ہی کہہ رہا ہے نا اور ممکن ہے یہ غلطی اور خطا اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی ہو،،،، کیا چمن زمان تم میں اتنی ہمت ہے کہ صرف اتنا ہی کہہ دو کہ تمہارے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے ﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کی تفسیر غلط بیان کی ہے ،،،، نہیں،،، تم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ مال، حرص اور جھوٹی شہرت کی ہوس میں تم مبتلا ہو چکے ہو۔

---

1 ـ الفتاوى الهنديه، كتاب الصلاة ،الباب الرابع، الفصل الخامس في زلة القارئ، 1/ 88

## چوتھی بات.....!!

چمن زمان صاحب آپ اور آپ کے آقا سیّد ریاض حسین شاہ صاحب وغیرہ نیم رافضی صراحتاً یا حکماً کہہ چکے ہو کہ آپ لوگ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کم ماننے والے ہو، انہیں اکابرین میں سمجھتے ہو،،، اور دوسری طرف سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہتے ہو کہ سنگین تحریف کی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اور یہ تحریف اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کہلائے گی کتابت کاتب، جامع، ناقل کے کھاتے میں نہیں ڈالی جائے گی، یعنی تم نے دوٹوک فتوی دے دیا کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سنگین تحریف لفظی کی ہے۔

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ جب تم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سنگین تحریف لفظی پر مطلع ہوگئے اور تمہیں یقین کامل ہے کہ یہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہے تو بھلا بتاؤ تم نے کفر کا فتوی لگانے میں سستی کیوں کی...؟؟ کس کا ڈر تھا....؟؟ کیا لالچ تھی....؟؟ کیا مکّاری تھی....؟؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پے کھانے کا مسئلہ تو نہیں ہے...؟؟

چمن زمان صاحب منافقت، عیاری، مکّاری، چاپلوسی، پیسہ پرستی، شہرت پرستی، فتنہ اور فساد پھیلانے والے مت بنو،،،، سیّدھی سیّدھی بات کہو،،، اگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت تحریف لفظی نہیں سمجھتے تو یہ مثال کیوں پیش کی،،،، اور اگر سمجھتے ہو جیسا کہ تم نے لکھا ہے تو پھر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی کیوں نہیں دیتے؟؟؟ یہ دوگنا پالیسی منافقت مکّاری نہیں تو اور کیا ہے؟؟

دوگنا پالیسی منافقت گول مول باتون کے بجائے سیّدھا سیّدھا کہتے کہ تحریف ہوئی یا نہ ہوئی،،، ایک طرف کہا کہ سنگین تحریف لفظی کی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے

اور دوسری طرف کہتے ہو ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں،،،، تو تمہارا کفر کا فتوی تم پر ہی لوٹ آیاناں،،،، کیونکہ ہم تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے تحریف کی نفی کرتے ہیں، مگر تم مکّاری چاپلوسی عیّاری منافقت کے بجائے بحکم قران و حدیث حق و سیّدھی بات کہتے اگرچہ کسی کو کڑوی لگتی مگر گول مول و تضاد بیانی مکاری سے کام چلا لیا جو کہ تمھارے باطل ہونے کی واضح نشانی ہے۔

## ﴿پندرھویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

سطور بالا میں فاضل بریلی حضرت مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا، وہ ناصبی بریلویوں کی آنکھیں کھولنے کی خاطر تھا۔ ورنہ ہم پہلے بھی کہ چکے اور ایک بار پھر اس کی تصریح میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ: ہم فاضل بریلی رحمہ اللہ تعالی کے ساتھ ادب و احترام کا تعلق رکھتے ہیں۔ (1)

## ﴿جواب﴾

**مولوی چمن زمان صاحب!!!!**

کیا یہ اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ادب و احترام کا تعلق ہے کہ اپنے مفکّر اسلام سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تحریف معنوی کو بچانے کے لیے تم نے اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کو مُحرِّف قرآن بنا دیا، جبکہ تمہیں معلوم

1 ۔ محرِّف کون؟ ص:76

ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن ''کنز الایمان'' میں تحریف کا رتی برابر شبہ نہیں، پھر بھی غلط بیانی، جھوٹ اور فریب سے کام لیتے ہوئے چند اوراق بنام ''مُحرِّف کون؟'' سیاہ کر دیے،،، افسوس!! صد افسوس!!

ذیل میں ''مُحرِّف کون؟'' سے چند نظائر پیش خدمت ہیں جو مولوی چمن زمان کے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے ادب و احترام کے تعلق کی تحریری دستاویز ہے، ملاحظہ ہو:

- مولانا احمد رضا خان صاحب بھی کافر و مرتد قرار پاتے ہیں۔[1]
- ان کی پیروی کرنے والے سارے بریلوی بھی کافر و مرتد۔[2]
- ان کے ''کنز الایمان'' کے گن گانے والے بھی گمراہ و بد دین۔[3]
- مولانا احمد رضا خان نہ صرف بارہا تحریفِ معنوی کے مرتکب ہوئے بلکہ آپ نے کئی بار قرآن عظیم میں تحریفِ لفظی کا ارتکاب بھی کیا۔[4]
- مولانا احمد رضا خان صاحب نے صدہا بار قرآنِ عظیم کے ترجمے میں بد ترین تحریفِ معنوی سے کام لیا ہے۔[5]
- لہٰذا فاضلِ بریلی مُحرِّف قرآن ان کی تمام تر تعلیمات نالائقِ اعتماد۔[6]
- فضولیات میں تو سینکڑوں صفحات کالے کر دیئے جاتے ہیں۔ شانِ خداوندی کیلئے

1۔ محرِّف کون؟ص:29
2۔ محرِّف کون؟ص:30
3۔ محرِّف کون؟ص:30
4۔ محرِّف کون؟ص:30
5۔ محرِّف کون؟ص:31
6۔ محرِّف کون؟ص:38

قوسین لگانے کی توفیق نہ مل سکی۔[1]

- بریلویت گستاخی اور سادات دشمنی کا عنوان قرار پاچکی ہے۔[2]
- فاضلِ بریلوی تو "شاہِ محرِّفاں" کہلانے کے مستحق قرار پائیں گے۔[3]
- سو مولانا احمد رضا خان صاحب قرآن پاک کی تحریفِ لفظی کے سبب کافر و مرتد ہوگئے۔[4]
- فاضل بریلی جب قرآنی آیات کو زبانی پڑھتے تھے تو بارہا قرآن پاک کی تحریف کا ارتکاب کرتے۔[5]
- ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں فاضل بریلی نے اپنے ہاتھوں سے آیت لکھی اور اپنے ہاتھوں سے ترجمہ لکھا مگر قرآن پاک میں تحریف کرڈالی۔[6]
- آیہ مقدسہ میں تحریف کاتب کے ہاتھ سے نہیں ہوئی بالکہ مُصنّفِ کتاب کے ہاتھ سے ہوئی ہے۔[7]
- فاضل بریلی قرآن پاک کی محض تحریف معنوی نہیں، تحریف لفظی کے بھی مرتکب ہوئے ہیں اور صرف تحریف کے مرتکب نہیں ہوئے بلکہ اسے لکھ لکھ کر چھاپا ہے اور

---

1۔ محرِّف کون؟ص:39
2۔ محرِّف کون؟ص:40
3۔ محرِّف کون؟ص:47
4۔ محرِّف کون؟ص:54
5۔ محرِّف کون؟ص:63
6۔ محرِّف کون؟ص:68
7۔ محرِّف کون؟ص:69

دنیا بھر میں تقسیم کیا ہے۔[1]

- فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان قرآن پاک کی تحریف لفظی کر کے اسے چھاپ کر کافر و مرتد ہوئے یا نہیں؟[2]

## ﴿سولھویں منافقت﴾

مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:

سطور بالا کا نشانہ فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کو نہ سمجھا جائے۔[3]

## ﴿جواب﴾

مولوی چمن زمان صاحب!!!!

تمہارے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ادب و احترام کا تعلّق تو سطور بالا میں دیکھ چکے، اب اس عبارت کا بھی جائزہ لے لیں کہ آیا تمہاری یاوہ گوئی کا نشانہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا نہیں، ملاحظہ ہوں "مُحرِّف کون؟" کے اقتباسات:

- **مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:**

فاضل بریلی قرآن پاک کی محض تحریف معنوی نہیں، تحریف لفظی کے بھی مرتکب ہوئے ہیں اور صرف تحریف کے مرتکب نہیں ہوئے بلکہ اسے لکھ لکھ کر چھاپا ہے اور دنیا بھر میں تقسیم کیا ہے،،،،،، فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان

1 ۔ محرِّف کون؟ ص:74
2 ۔ محرِّف کون؟ ص:74
3 ۔ محرِّف کون؟ ص:76

قرآن پاک کی تحریف لفظی کر کے اسے چھاپ کر کافر و مرتد ہوئے یا نہیں؟ (1)

مولوی چمن زمان صاحب !!! بھلا بتایئے آپ کسے مُحرِّف قرآن کہہ رہے ہیں ؟؟ اور اتنا زور بھی کہ یہ غلطی کاتب کی نہیں ہو سکتی یہ مُصنّف ہی کی ہے،،،، کیا الزامی گفتگو کا انداز ایسا ہوتا ہے ؟ یا آپ اپنی تحقیق پیش کر رہے ہیں ؟؟

- **مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:**

"فضولیات میں تو سینکڑوں صفحات کالے کر دیئے جاتے ہیں۔ شانِ خداوندی کیلئے قوسین لگانے کی توفیق نہ مل سکی۔" (2)

مولوی چمن زمان صاحب !!! بھلا بتایئے کسے سینکڑوں صفحات کالے کرنے کا طعنہ دیا جارہا ہے ؟؟ اسے ہی نا جسے قوسین لگانے کی توفیق نہیں ملی ؟؟ اور وہ آپ کے نزدیک کون ہیں ؟؟؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی نا ؟؟ ایک طرف کہتے ہیں کہ سطور بالا کا نشانہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نہ سمجھا جائے اور دوسری طرف طعن و تشنیع،،، کیا یہ منافقت نہیں ؟

- **مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:**

"میں جانتا ہوں کہ یہ حضرات اعلیحضرت کے ترجمہ کی یوں توجیہات کریں کے جیسے دین اسلام پر ان کے باپ کا ٹھیکہ ہے۔ لیکن اربابِ انصاف ایسے نوسر بازوں کے چنگل میں آنے والے نہیں۔" (3)

---

1 ۔ محرِّف کون؟ص:74

2 ۔ محرِّف کون؟ص:39

3 ۔ محرِّف کون؟ص:32

مولوی چمن زمان صاحب!!! بھلا بتائیں کیا یہ الزامی گفتگو ہے یا آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ واقعی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مُحرِّف قرآن ہیں؟؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ پر جو دیابنہ اور وہابیہ کے اعتراضات ہوئے اور علماء حق نے جوابًا اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی توجیہات پیش کیں، آپ ان علماء کو نوسربّاز (جعل ساز دھوکہ دینے والے) اور ان کی توجیہات کو نوسربّازیاں (جعل سازیاں) کہہ رہے ہیں؟؟ اس کا مطلب تو واقعی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمۂ قرآن اغلاط پر مشتمل ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مُحرِّف قرآن ٹھہرے،،،، آپ کی طعن و تشنیع کا نشانہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات نہیں تو اور کون ہے؟؟ اور آپ کے یہاں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت اور عقیدت کا تعلّق اس طرح کا ہے؟؟

- **مولوی چمن زمان صاحب لکھتے ہیں:**

> ”میں جانتا ہوں کہ ناصبی بریلوی کونسے بہانے بنائیں گے۔ کیونکہ اس حضرات کی نظروں میں سچائی کے لیے دلائل کی نہیں بلکہ بدمعاشی اور دھونس کی ضرورت ہے اور بدمعاشی اور دھونس میں یہ لوگ اپنی نظیر نہیں رکھتے۔“ (1)

**مولوی چمن زمان صاحب!!!** بھلا بتایئے کنز الایمان پر کئے گئے وہابیوں اور دیوبندیوں کے اعتراضات پر دیے گئے علماء حقّہ کے جوابات کو آپ بہانے کہہ رہے ہیں؟ بہانے کا مطلب تو یہ ہوا کے بدمذہبوں کے اعتراضات درست تھے اور علماء حقّہ کے جوابات ٹھیک نہیں بلکہ بہانے (دھوکے اور فریب) ہیں، آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ کس قسم کی

---

1۔ محرِّف کون؟ ص:41

زبان استعمال کر رہے ہیں اور آپ کی دشنام طرازیوں پر مشتمل کتاب بدمذہبوں کے لیے کس قدر مفید ثابت ہوگی۔ اور جب آپ کے نزدیک بدمذہبوں کے اعتراضات درست ٹھہرے تو آپ کی اس گفتگو کا نشانہ اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہوئی یا نہیں؟؟؟؟ اور آپ کا ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" اغلاط پر مشتمل ہوا یا نہیں؟؟؟

## محترم قارئین کرام!!

سطور بالا میں ہم نے مولوی چمن زمان کی پیش کی گئی پندرہ مثالوں کا جائزہ لیا اور ثابت کیا کہ جن امثلہ کو موصوف بطور الزامی جواب کے پیش کر رہے ہیں وہ کسی طرح الزامی جواب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتیں کیونکہ 12 مثالیں ترجمۂ کنزالایمان سے وہ پیش کی گئیں جن میں موصوف نے تحریف معنوی کا قول کیا ہے جبکہ ہم نے واضح کر دیا کہ وہ سب متعدّد تفاسیر کے عین مطابق ہے۔ ان پر تحریف معنوی کے الزام لگانا سراسر بہتان ہے اور دروغ گوئی ہے۔ نیز ایک تحریف معنوی سے اپنے مفکّر کو بچانے کے لیے ان مثالوں کو مقیس علیہ یا نظیر کسی طرح درست نہیں کہ ان مثالوں کے پیچھے درجنوں تفاسیر موجود جبکہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تفسیر بالکل بے بنیاد ہے اور تحریف معنوی ہے۔

بقیہ تین مثالیں پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ اللہ قرآن پاک میں تحریف لفظی کا ارتکاب کیا ہے، جو کہ کُھلا بہتان اور صریح جھوٹ ہے۔ جس کی وضاحت ہم ماقبل میں کر چکے۔

اب ہمارا مطالبہ ہے کہ ہم نے اعلی حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو تفاسیر سے ثابت کیا آپ ذرا ہمت کریں اور ﴿ وَّ رَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کی جو تفسیر سیّد ریاض

حسین شاہ صاحب نے کی ہے اس کو تفاسیر سے ثابت کر دکھائیں کیونکہ الزامی جواب سے یہ کیسے ثابت کریں گے کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی بیان کردہ تفسیر درست اور تحریف سے پاک ہے؟ یا پھر اتنی ہمت کریں اور کہیں کہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب ﴿ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کی تفسیر بالرائے کرکے تحریف معنوی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

## مولوی چمن زمان کے نزدیک قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے لیے معیار

قارئین!!"**مُحرِّف کون؟**" کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ تفضیلوں کے مُحقِّق، مولوی چمن زمان صاحب کے نزدیک قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے لیے فقط عربی لُغت کافی ہے، دیگر علوم و فنون، مثلا علم صرف و نحو، علم معانی، بیان و بدیع، علم اصول دین، علم اسباب نزول، علم تفسیر وغیرہ کی حاجت و ضرورت نہیں، کیونکہ اگر ان علوم کی روشنی میں ترجمہ کیا اور بظاہر ایک ایک لفظ کے لغوی معنی کے مطابق نہیں ہے تو وہ تحریف قرآن ہے،،، اس سلسلہ میں "مُحرِّف کون؟" سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

- آج تک مفردات و غریب القرآن پہ ان گنت کتابیں لکھی گئیں۔ عربّی الفاظ کے معانی کی نشاندہی کی خاطر ائمہ لغت نے سینکڑوں مجلدات لکھ ڈالیں۔ لیکن کیا دنیا کی کسی ایک بھی لغت میں "البیان" کا ترجمہ "ماکان ومایکون کا بیان" ملتا ہے؟[1]
- فاضل بریلی نے اپنی مرضی سے ترکیب اضافی کا ترجمہ کر دیا اور "ماکان ومایکون" محض اپنی فکر کے خزانہ سے نکال کر قرآنِ پاک کے ترجمہ میں ڈال دیا۔[2]
- معمولی عربّی دان بھی جانتا ہے کہ "ك" کا ترجمہ "اپنے" تو ہو سکتا ہے لیکن "ك" کا

1 ۔ محرِّف کون؟ص:43

2 ۔ محرِّف کون؟ص:45

ترجمہ ”اپنوں کے “نہیں بنتا۔[1]

- عربی کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ آیہ مقدسہ میں کوئی ایسا کلمہ شریفہ نہیں جس کے معنی ”سلطنت“ بنتے ہوں۔[2]
- آیہ مقدسہ میں ”تمہارے اگلوں“ اور ”تمہارے پچھلوں“ کس لفظ کے معنی ہیں؟ کیا ”ما تقدم" کے معنی ”تمہارے اگلوں“ اور ” ما تأخر “کا ترجمہ ”تمہارے پچھلوں“ کرنا تحریف نہیں؟[3]

قارئین!! تفضیلیوں کے مُحقِّق علی الاطلاق کی حالت دیکھیں، جسے یہی نہیں معلوم کہ قرآن مجید وفرقان حمید کا ترجمہ کرنے کے لیے فقط عربی دانی ہی کافی نہیں بلکہ کئی دینی علوم وفنون پر مہارت ضروری ہے، بلکہ خود اس مفتی کو بھی معلوم ہے کہ ترجمۂ قرآن کے لیے عربی لُغت کافی نہیں لیکن عوام کو دھوکہ دینے لیے اس طرح کی باتیں لکھ دیں، سیّد ریاض حسین شاہ صاحب اور سیّد عرفان شاہ مشہدی کے سامنے اپنا قد اونچا کرنے کے لیے چند اوراق سیاہ کر دیے، سیّد عرفان شاہ مشہدی اور سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کے چیلوں سے واہ واہ اور چندہ وصول کرنے کی خاطر اپنی سیاہ فکر کو سپردِ قرطاس کر دیا، افسوس!! صد افسوس!!

مولوی چمن زمان صاحب!!! کیا ہمیں معلوم نہیں کہ آپ بار بار عربی لُغت اور عربی دانی کی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟؟؟ کیونکہ آپ کو معلوم ہے اگر میں نے تفسیر کا حوالہ

---

1۔ محرِّف کون؟ ص:46
2۔ محرِّف کون؟ ص:50
3۔ محرِّف کون؟ ص:48

مانگا کہ یہ ترجمہ کس تفسیر کی روشنی میں ہے؟ تو علماء اہلسنت نے جوابات کے انبار لگا دیئے ہیں جو بقول آپ کے بہانے اور نو سر بّازیاں ہیں۔

مولوی چمن زمان صاحب!!! آپ کے اعتراضات تو ویسے ہی دیابنہ اور وہابیہ سے منقول ہیں جس کا اظہار خود آپ "مُحرِّف کون؟" کے صفحہ نمبر 29 پر کر چکے ہیں، اور ان اعتراضات کے جوابات میں علماء حقّہ سینکڑوں صفحات لکھ کر دندان شکن جوابات دے چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ آپ ان علماء کی تصانیف کا مطالعہ کرتے اور پھر کم از کم اتنا فیصلہ کرتے کہ میں جس چیز کے ذریعہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب کی تحریف معنوی کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں آیا ایسا ممکن بھی ہے یا نہیں؟؟ لیکن آپ نے تو دین اکابر علماء کی کتب سے پڑھنا نہیں ہے اس لیے تو بڑے گھمنڈ سے آپ لکھ رہے ہیں:

"راقم الحروف نے دین بہارِ شریعت یا تفسیر نعیمی سے نہیں لیا۔"

اگر مفردات و غریب القرآن پر لکھی گئیں ان گنت کُتب اور عربی الفاظ کے معانی کی نشاندہی کی خاطر ائمہ لُغت کی تحریر کردہ سینکڑوں مجلدات کافی وافی ہیں تو "کنز الایمان" کی جن مثالوں کو آپ نے پیش کیا ہے انہیں کا ترجمہ آپ کر دکھائیں صرف عربی دانی اور لُغت سے دیگر علوم و فنون کا اس میں کوئی دخل نہ ہو، نیز وضاحت مطلوب ہو تو بریکٹ وبریکٹ کا سہارا لے لینا کیونکہ آپ ترجمہ کر رہے ہیں اس صورت میں یہ خیال رہے کہ کئی وضاحت کی خاطر لگائے گئے بریکٹ طویل ہو گئے تو یہ ترجمہ، ترجمہ نہیں رہے گا اور یہ بھی کہ اپنے پاس یا اپنے گھر سے الفاظ بھی نہیں ڈالنے کہ یہ پھر ترجمہ نہیں رہے گا (بقول مزاج مولوی چمن زمان)

## مولوی چمن زمان سے مطالبہ:

مولوی چمن زمان صاحب آپ نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب مُحرِّف کون؟ لکھ کر جب ایک بہت بڑا معرکہ سر کیا ہے تو کم از کم جن (سیّد ریاض حسین شاہ صاحب) کے تحفّظ کے لیے یہ اوراق کو سیاہ کیے ہیں انہی کی تائید و تقریظ کے چند کلمات (کہ میں نے اس کتاب کے ورق ورق کو پڑھا اور بہت خوب پایا) بھی اس کتاب میں درج کر دیتے جس میں وہ آپ کے مضمون سے اتفاق کرتے، اور اس کام پر سرہاتے، نیز سیّد عرفان شاہ مشہدی اور مولوی حنیف قریشی سے ہی تائیدی کلمات اور تقریظ لکھوا لیتے، کیا وجہ ہی کہ ایسی معرکۃ الآراء تصنیف پر یہ حضرات خاموش ہیں؟ جو کہ انہیں کی تائید میں لکھی گئی ہے۔

مطلب یہ حضرات بھی سمجھتے ہیں کہ مولوی چمن زمان تم نے جلد بازی میں غلط قدم اُٹھایا ہے، تمہیں معلوم بھی نہیں ہے کہ تم نے کیا کیا ہے۔ وہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے استعمال ہونے والی تمہاری بد زبانی کی کبھی تائید نہیں کریں گے، انہیں معلوم ہے کہ آج اہلسنّت میں جو سادات کرام کا ادب و احترام کیا جاتا ہے وہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تعلیمات کا ثمرہ ہے۔

یہاں مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ مولوی چمن زمان صاحب جن (سیّد ریاض حسین شاہ صاحب) کے تحفّظ کے لیے میدان میں اُترے وہ ہمیشہ کی طرح اپنا گول مول رجوع کر کے میدان چھوڑ گئے، مطلب وکیل کیس لڑ رہا ہے اور مُؤکّل راہ فرار اختیار کر گئے کہ مُؤکّل کو معلوم تھا کہ بڑی غلطی ہو گئی ہے جسے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

# آخری بات

آخر میں مولوی چمن زمان صاحب سے گزارش ہے کہ قرآن مجید کا جو ترجمہ آپ نے اکیس دنوں میں کیا ہے (واللہ اعلم بالصواب)

- وہ صرف عربّی دانی اور علم لُغت کی روشنی میں ہی کیا گیا ہے نا؟
- علوم شرعیّہ اور علم تفسیر کو ترجمہ میں کوئی دخل تو نہیں ہے نا؟
- جتنی وضاحت کرنی ہے وہ سب بریکٹ وریکٹ میں ہے نا؟
- اور آپ نے اپنے پاس سے یا اپنے گھر سے الفاظ کا اضافہ تو نہیں کیا نا؟
- اور یہ تو بتائیں کہ وہ کب چھپ کر آرہا ہے، ذرا ہم بھی دیکھیں کہ ترجمہ قرآن کسے کہتے ہیں؟؟ کہ سابقہ جتنے تراجم قرآن ہیں وہ سب تو آپ کے مزاج پر تراجم نہ ٹھہرے،،،،

اللہ تعالی تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے اور ہمیشہ سیّدھی راہ پر گامزن رکھے۔

خدایا بہ حق بنی فاطمہ
کہ بر قولم ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

# ماخذومراجع

(1) القرآن الكريم

(2) تفسير ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ) مطبوعة: دار طيبة ، الطبعة: الثانية 1420هـ - 1999 م

(3) تفسير البغوي، محيي السنة ، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي الشافعي (المتوفى : 510هـ) مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، 1415هـ - 1995م

(4) تفسير تاويلات أهلسنت، الإمام أبو منصور محمد بن محمد الماتريدي، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، 1426هـ - 2005م

(5) تفسير الثعلبي، أبو اسحاق احمد بن محمد بن ابراهيم الثعلبي (المتوفى: 427هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، 1425هـ - 2004م

(6) تفسير الجلالين، جلال الدين محمد بن أحمد المحلي (المتوفى: 864هـ) وجلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (المتوفى: 911هـ) مطبوعة: دار الحديث، القاهرة، الطبعة: الأولى

(7) تفسير الخازن، علاء الدين علي بن محمد الشيحي أبو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفى: 741هـ) مطبوعة: دار الكتب العلمية ، بيروت، الطبعة: الأولى – 1415 هـ

(8) تفسير روح المعاني، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى: 1270هـ) مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة: الأولى، 1415هـ

(9) تفسير الطبري، محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ) مطبوعة: مؤسسة الرسالة، بيروت ،الطبعة: الأولى، 1420 هـ – 2000 م

(10) تفسير القرطبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري الخزرجي القرطبي (المتوفى : 671هـ) مطبوعة: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1428 هـ 2006م

(11) تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم، أبو محمد عبد الرحمن بن محمد التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) مطبوعة: مكتبة نزار مصطفى الباز ، المملكة العربّية السعوديةالطبعة: الثالثة – 1419 هـ

(12) التفسير الكبير، أبو عبد الله محمد بن عمر التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى: 606هـ) مطبوعة: دار إحياء التراث العربّي،بيروت الطبعة: الثالثة – 1420 هـ

(13) تفسير الكشاف، أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري (المتوفى: 538هـ)، مطبوعة: دار المعرفة، بيروت، الطبعة: الأولى، 1430هـ – 2009م

(14) تفسير المظهري، القاضي محمد ثناء الله العثماني الحنفي المظهري النقشبندي، (المتوفى: 1225هـ)، مطبوعة: دار إحياء التراث العربّي، بيروت، الطبعة: الأولى، 1425هـ – 2004م

(15) تفسير النسفي، أبو البركات عبد الله بن أحمد النسفي (المتوفى: 710هـ)، مطبوعة: دار الكلم الطيب، بيروت، الطبعة: الأولى، 1419هـ – 1998م

(16) تفسير النيسابوري، : نظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمي النيسابوري (المتوفى: 850هـ)،مطبوعة: دار الكتب العلميه – بيروت،الطبعة: الأولى 1416 هـ

(17) تاج العروس من جواهر القاموس، محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، الزَّبيدي (المتوفى: 1205هـ) مطبوعة: دار الهداية

(18) الشفا بتعريف حقوق المصطفى،أبو الفضل القاضي عياض بن موسى اليحصبي (المتوفى: 544هـ)

(19) الفتاوى الهندية، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الأولى، 1421هـ – 2000م

(20) لسان العربّ، محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفى: 711هـ) مطبوعة: دار صادر ، بيروت الطبعة: الثالثة – 1414 هـ

(21) المعجم الاشتقاقي الموصل لألفاظ القرآن الكريم، محمد حسن حسن جبل، مطبوعة: مكتبة الآداب ،قاهره، الطبعة الاولى

(22) مغني اللبيب عن كتب الأعاريب، عبد الله بن يوسف جمال الدين، ابن هشام (المتوفى: 761هـ)، مطبوعة: مكتبة العصرية، بيروت

(23) المنجد فى اللغة، لويس معلوف، مطبوعة: المطبعة الكاثوليكية، بيروت

# جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

## مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

## درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## تخصص فی الفقہ الإسلامی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## دارالإفتاء

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

## مفت سلسلۂ اشاعت

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

## کُتب لائبریری

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

## روحانی پروگرام

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

## النور اکیڈمی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

## درسِ شفاء شریف

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔